پٹن سے اخراج، بڑلی میں آمد دعویٰ موکدہ کا اظہار	بعمر ۵۸ سال دوشنبہ ۹۰۵ھ	بڑلی	پٹن سے بڑلی میں تشریف آوری، دعویٰ موکد کا اعلان کیا۔ فرمایا "مَن اتبعنی فھو مومن ومن انکر بذاتی فقد کفر" جس نے میری پیروی کی وہی مومن ہے اور جس نے میری (اس) ذات کا انکار کیا پس وہ کافر ہوگیا۔ دعویٰ موکدہ کی سب سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے تصدیق کی اور آپ کے ساتھ (۳۶۰) صحابہؓ، مہاجرینؓ اور دوسرے حاضرین نے بھی آمنا وصدقنا کہا۔ اس یادگار موقع پر صدیق ولایتؓ کے آجانے پر اماممناؑ نے آپ کا بڑھ کر استقبال کیا، بہت مسرور ہوئے، بشارتیں عطا فرمائیں۔ صدیق ولایتؓ کی عمر اس وقت ۱۹ سال تھی۔
اماممناؑ علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو گجرات جانے کا حکم دیا	بعمر ۶۰ سال ۹۰۷ھ	ٹھٹھہ	
اماممنا علیہ السلام کا وصال مبارک	بعمر ۶۳ سال ۹۱۰ھ	فرہ	
حضرت صدیق ولایتؓ کا پہلا عقد نکاح بی بی عائشہؓ سے۔	بعمر ۲۶ سال ۹۱۲ھ	کامل پور	
ملک برہان الدینؓ کا انتقال اور بی بی فاطمہؓ کی بیوگی۔	۹۱۵ھ	احمد آباد	
حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی شہادت	۹۱۹ھ	بھیلوٹ	
بی بی فاطمۂ ولایت کا نکاح ثانی حضرت صدیق ولایتؓ سے	۹۲۰ھ		
بی بی عائشہؓ کا انتقال	۱۲ صفر سنہ	کھانبیل	
بی بی فاطمہؓ کا انتقال	۹۲۷ھ	کھانبیل	
حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت	۹۳۰ھ	سُدراسن	

Goto Main List

فصل (۳)

احمد آباد سے پیراں پٹن میں حضرت مہدیٔ موعودؑ کی تشریف آوری اور امامنا حضرت مہدیٔ موعودؑ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ملاقات سے مشرف ہونے کے بیان میں۔

واضح ہو کہ جب امام الکائنات حضرت مہدیٔ موعودؑ پہلی مرتبہ جونپور سے ہجرت فرماکر گجرات کے علاقہ میں تشریف لائے اور چندیری، مانڈو سے ہوتے ہوئے چاپانیر پہنچے تو اس وقت بندگی میاںؓ کی ملاقات، مہدی علیہ السلام سے نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس پہلے سفر میں حضرت مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا چاپانیر کو ہوا تھا۔ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ جن کی عمر اس وقت صرف پانچ سال کی تھی، شہر پیراں پٹن میں رہا کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مہدیٔ موعودؑ چاپانیر سے دکن کی طرف ہجرت کرکے برہان پور، دولت آباد، گلبرگہ، بیجاپور سے ہوتے ہوئے ڈابھول بندرگاہ سے حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج سے واپس تشریف لاتے ہوئے آپ بندرگاہ دیو (گجرات) سے شہر احمد آباد تشریف لائے اور اٹھارہ مہینے قیام فرمایا۔ احمد آباد سے ہجرت پہ اور شہر پیراں پٹن میں تشریف لاکر خان سرور کے حوض کے کنارے جہاں قاضی قادنؒ کا روضہ ہے نزول اجلال فرمایا۔

گجرات اور پیراں پٹن کی نسبت، مہدیٔ موعودؑ کے ارشاداتِ عالیہ

حضرت مہدی علیہ السلام بحکمِ الٰہی احمد آباد سے ہجرت کرکے طالبِ صادق بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اپنی دید اور ملاقات کا شرف عطا کرنے کی خاطر، طالبانِ خدا اور فقراء کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ پیراں پٹن تشریف لائے۔ جب شہر کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا، یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا گیا یہ پیراں پٹن ہے۔ آپ نے وہاں تشریف فرما ہوتے ہی پیراں پٹن کی طرف اپنا رُخ کرکے فرمایا "ادھر سے ایمان کی بُو آرہی ہے۔" پھر فرمایا کہ "عشق جونپور سے اُٹھا، گجرات نے اس کو جھیل لیا" اور "تمام ملکوں میں گجرات، انگشتری (انگوٹھی) میں نگینہ کے مانند ہے۔" کبھی ارشاد مبارک ہوا کہ "نہروالہ (پٹن) مومنوں کا معدن (کان) ہے۔" نیز فرمایا کہ "ملکِ گجرات عشق کی کان ہے۔"

Goto Main List

واضح ہو کہ امامِ آخر الزماں حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ فیض درجات کی جانب سے گجرات اور پٹن (نہر والہ) کے مقامات کو "اللہ تبارک و تعالیٰ سے عشق" کے باعث ہی ایسی بشارتیں حاصل ہوئی ہیں عشق کی نسبت حضرت میراں علیہ السلام نے یوں ارشاد فرمایا ہے :

روایت ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی ذات کی طلب لے کر آپ سے ملنے کے لئے جب کوئی حاضر ہوتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے کہ تم اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات سے کس قدر عشق رکھتے ہو؟ آنے والے عرض کرتے تھے کہ میراں جی! ہماری جان، تن اور بیوی بچے سب اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر اور بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ سے عشق اور محبت ہے۔" امام آخر الزماں حضرت مہدی علیہ السلام انھیں مثال دے کر فرماتے تھے کہ ایک شخص ایسا ہے جو ایک ہی لڑکا رکھتا ہے، کبھی ایسا ہوا کہ ماں باپ کا یہ جگر گوشہ جو اُن دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث تھا، ان کی نظروں سے اچانک گم ہوا اور لاپتہ ہو گیا، ماں باپ کو یہ گمان ہوا کہ یا تو اس کو کسی نے اُٹھالے گیا یا یہ کہ وہ کسی کنوئیں میں جا گرا ہے تو سوچو کہ ایسے وقت ان ماں باپ کا کیا حال ہوتا ہوگا؟ صحابہؓ نے عرض کیا، میراں جی! اپنے لڑکے سے انھیں جو محبت اور عشق تھا اس کی وجہ ماں باپ کھانے پانی سے اُٹھ جاتے ہیں، دن کا چین، رات کی نیند حرام ہو جاتی ہے وہ حیران و پریشان اپنے اس محبوب لڑکے کے لئے سرگرداں تلاش میں لگ جاتے ہیں جب تک کہ وہ لڑکا ان کو مل جائے۔ اس موقعہ پر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی ذات کی طلب میں اور اس کے عشق میں ہر ایک کو ایسا ہی ہو جانا چاہیئے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ ماں باپ کو اپنے بیٹے کا عشق تو بہت ہی ہوتا ہے، کسی گم شدہ سوئی کی تلاش میں جس قدر محبت اور قلبی تعلق کے تحت کوئی بندہ جس حد تک سرگرداں ہوتا ہے بس اُسی حد تک اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے عشق محبت اور اسکی طلب میں سرگرداں ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کو پہنچ جاتا ہے۔ (شواہد الولایت ۳۳ واں باب)

گروہِ امام ہمامؑ کے سبھی سیرت نگار یہی کہتے ہیں کہ "گجرات اور پٹن (نہر والہ) کے حق میں حضرت مہدیٔ موعودؑ کی یہ بشارتیں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے وجودِ مسعود کے پیشِ نظر عطا ہوئی ہیں کیونکہ آپؑ نے صدیقِ ولایتؓ کا ذکر کرتے ہوئے بعض فرمودات میں "یہ گجراتی مرد" جیسے ممتاز اور مفتخرانہ کلمات سے سرفراز فرمایا ہے۔

Goto Main List

شاہ رکن الدین مجذوبؒ کا مہدی موعودؑ سے ملاقات کرنا اور آپؑ کی ضیافت کرنا۔

امام آخر الزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس اصحاب کی جماعت، شہر پیران پٹن میں خان سرور کے حوض کے کنارے، قاضی قادن کے روضہ میں اپنے قیام کے لئے جگہ کے انتخاب میں مصروف تھی اور خیمے و قیام گاہیں ابھی کھڑی نہیں کی گئیں تھیں کہ حضرت شاہ رکن الدین مجذوبؒ جو اسی شہر میں مقیم تھے ان کے چند خادم حضرت امام علیہ السلام اور آپ کے اصحاب و فقراء کی ضیافت و مہمانی کے لئے خان سرور کے تالاب کی طرف موز اور نان سے بھرے ہوئے ٹوکرے اٹھا کر لے جاتے دیکھے گئے کیونکہ شاہ رکن الدین مجذوب علیہ الرحمۃ کو کشفِ باطنی سے جب حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے سے عین قبل اپنے کپڑے منگوائے اور پہن لئے۔ وہ ہمیشہ بے ستر رہا کرتے تھے۔ جس وقت مہدی علیہ السلام کی پالکی ان کے قریب پہنچی تو شاہ رکن الدین مجذوبؒ استقبال کے لئے آگے بڑھے، بہت عاجزی و انکساری کا اظہار کیا، معذرت چاہی اور فرمایا کہ اے مردِ دین! آپ کی آمد بہت خوب ہوئی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے گوشۂ چشم سے ان پر نوازش کی نظر ڈالی۔ ان کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "شاہ مجذوبؒ لوحِ محفوظ کو دیکھتے اور کہتے ہیں"۔ ان کے بھیجے ہوئے موز اور نان فی کس ایک نان، دو موز کے حساب سے تقسیم ہوئے اور جماعت کے افراد کی تعداد کے بالکل برابر برابر ہوئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے ضیافت کی یہ چیزیں لے جاتے ہوئے خادموں کو ملک بخنؓ نے بھی دیکھ لیا تھا۔ اس لئے انھوں نے شاہ مجذوبؒ کے خادموں سے بہ اصرار حقیقت جاننے کی کوشش کی۔ چنانچہ خادموں نے بتایا کہ حضرت امام العارفین کی ایک مقدس ہستی (مہدی موعودؑ) خان سرور کے تالاب کے کنارے اپنے فقراء کی ایک کثیر جماعت کے ساتھ رونق افروز ہوئی ہے۔ اُنہی کی ضیافت اور مہمانی کی خاطر شاہ رکن الدینؒ نے یہ چیزیں بھجوائی ہیں۔ اس وقت ملک بخنؓ اپنی بیوی راجے فتح دخترِ ملک برجہ کی قبر بنوانے میں مصروف تھے جن کا انتقال کچھ عرصہ قبل ہوگیا تھا۔ ملک بخنؓ رک نہ سکے اور یہ سنتے ہی اپنا سب کام چھوڑ کر میراں علیہ السلام کے مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔ پہلی نظر میں اصحاب کی کیفیت دیکھ کر دل میں کہا کہ بے شک یہ ذات "صاحبِ زماں" ہے اور خود شاہ رکن الدینؒ کا معتقد و منقاد ہوجانا اور ان کا گواہی دینا یقیناً آنحضرت کی سچائی کی دلیل ہے۔ ملک بخنؓ کو یقینِ واثق ہوگیا کہ ایسے اخلاق اور صفات صرف مہدی موعودؑ اور

Goto Main List

اصحابِ مہدیؒ کے سوائے' اس وقت کسی اور کے نہیں ہوسکتے ۔

مہدی موعودؑ کی ہمراہی جماعتِ اہل اللہ کا استغراقِ حق

ملک بخنؒ بن ملک احمد کا اصلی نام ملک برخوردار تھا مگر عرفیت کے مشہور ہوجانے کی وجہ سے یہ نام کسی کو معلوم نہیں تھا ۔

ملک بخن جب پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت تھا ۔ ہر شخص عشقِ الٰہی اور اس کی طلب میں مستغرق سر جھکائے ہوئے بیٹھا دکھائی دیا ۔ معلوم ایسا ہورہا تھا کہ ایک کی خبر دوسرے کو نہیں ہے ۔ ایسی حالت میں ملک بخنؒ کو بھلا کوئی کیوں دیکھتا ؟ ملک بخنؒ ہر ایک کے چہرے کی طرف اس خیال سے دیکھتے رہے کہ اگر کوئی میری طرف دیکھے تو میں اس سے امامِ آخر الزماں کے بارے میں دریافت کروں کہ وہ کہاں ہیں ؟ اور کونسی ذاتِ اقدس ہے ؟ ان کو ہر ایک کے نورانی چہرے سے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ سب کے سب خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح' تحمید اور اپنے معشوقِ حقیقی کے ذکر میں مستغرق ہیں ۔ دل ہی دل میں وہ کہتے جارہے تھے کہ طالبوں کی جب یہ کیفیت ہے تو ان سب کے پیر اور پیشوا کی کیفیت کیسی نہ ہوگی ؟ اسی حیرت و استعجاب میں تھے کہ ایک طالبِ خدا نے جو ملک بخنؒ کو آئے ہوئے دیکھا تو حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں اطلاع گزرانی کہ ایک اہلِ فراغ شخص آیا ہوا ہے اور ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ اطلاع گزرانے پر حضرت امام ہمام مہدی علیہ السلام باہر تشریف لائے اور نگاہ ڈالی مگر دریافت کئے بغیر ان کا نام اس طرح لیا اور اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار ! (ملک بخن کو ان کے بچپن میں صرف ان کے گھر والے ہی ملک برخوردار کے نام سے پکارتے تھے) پھر ہادیٔ برحق نے اپنی روش کے مطابق تھوڑی دیر تک قرآن مجید کا بیان فرمایا ۔ ملک بخنؓ کی حالت ہی بدل گئی ۔ ایک تو امام آخر الزماںؑ کے بلند اخلاق' دوسرا اماماؑ کے روئے انور کا مشاہدہ کرنا' تیسرا اپنا اصلی نام لے کر پکارنا' چوتھا قرآن مجید کا معجز نما بیان سننا' پانچواں تاثیر بیان قرآن ایسی ہوئی کہ دل سے دنیا کی محبت زائل ہوکر اللہ کی محبت پیدا ہوگئی ۔ ملک بخن حضرت مہدی موعودؑ کو دیکھتے ہی دل میں تصدیق تو کر ہی چکے تھے ۔ ان باتوں کے بعد مرید بھی ہوگئے ۔ ملک بخن کو امام آخر الزماںؑ کی حضوری سے اب جدا ہونا اور کہیں جانا گوارا نہیں تھا لیکن میاں سید خوندمیرؒ کو اس ذاتِ پیغمبر صفات کے تشریف لانے کی خبر اور مبارکبادی دینے کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی مرشدِ کامل اور پیر اکمل' جیسا کہ تم چاہتے تھے یہاں بھیج دیا ہے ۔ ملک بخنؓ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے اجازت حاصل کرکے روانہ

Goto Main List

ہونا چاہتے تھے ۔

ملک بخشؒ کی اطلاع پر میاں سید خوندمیرؓ کا حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لانا ۔

مگر اس سے قبل کہ وہ وہاں سے روانہ ہوں ملک بخشؒ نے حضرت میرانؑ کی جنابِ پاک میں مبہم طریقے پر اور نام کا اظہار کئے بغیر میاں سید خوندمیر کی قابلیت وصلاحیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہا کہ میراں جی ! یہاں ایک ذات الیسی اور الیسی صفات والی ہے کہ وہ دنیا سے بیزار اور حق تعالیٰ سے حد درجہ عشق رکھنے والی ہے ۔ اس کے اخلاق واوصاف ایسے ہیں اور خدا طلبی الیسی ہے ۔ حضرت مہدی موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ "ملک برخوردار! خدائے تعالیٰ بندہ کو اُنہی کے لئے لایا ہے ۔" اب تو ملک بخش سے رہا نہ گیا ۔ وہ حضرت مہدی موعودؑ سے اجازت حاصل کرکے روانہ ہوئے اور سیدھے میاں سید خوندمیرؓ کے گھر پہنچے جو پیراں پٹن کے پرانے قلعہ میں ملک بخشؒ کے گھر کے بازو ہی تھا ۔ میاں سید خوندمیر سے ملتے ہی انھیں مبارک بادی پیش کی اور کہا کہ جیسا پیرِ کامل تم چاہتے تھے خدائے تعالیٰ نے ویسا ہی پیرِ کامل واکمل اور پیغمبر صفات تمہارے لئے بھیج دیا ہے اور خان سرور کے حوض کے کنارے قاضی قادن کے روضہ میں نزولِ اجلال فرمایا ہے مگر پردیسی اور غریب الوطن ہے ۔ میاں سید خوندمیرؓ نے ملک بخش سے آپ کے حالات سن کر فرمایا ، ایسا نہ سمجھو ۔ ملک بخش آگاہ رہو کہ خدا کے لئے نہ کوئی پردیس ہے نہ خدا کے بندوں کے لئے پردیس بلکہ تمام جہاں ، خدا اور اس کے بندوں کا ہے ۔ میاں سید خوندمیر جو خدا کی ذات کی بے انتہا طلب اور خدائے بزرگ و برتر سے کامل عشق رکھتے تھے ۔ اس خوشخبری کو سنتے ہی خدا کے اس فضل پر فرحت ومسرت کے ساتھ اسی وقت عصر کی نماز سے پہلے اپنے مکان سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف روانہ ہوگئے ۔

بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلی ملاقات اور "صدیق" کا لقب پانا

ملک بخشؒ کے ساتھ جب حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ خان سرور کے حوض پر پہنچے تو اس وقت حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے ۔ خلیفۃ اللہ ، امراللہ ، مراد اللہ حضرت امام ہمام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازراہِ نوازش ولطف وکرم ملاقات کا شرف عطا کرنے باہر تشریف لے آئے کیونکہ منجانب اللہ آپ کو یہ علم ہوچکا کہ ملک بخش کے ساتھ آنے والی ذات ، طالب صادق میاں سید خوندمیرؓ کی ہے ۔ جوں ہی امام البر والبحور حضرت مہدی موعودؑ نے

بندگی میاں سید خوندمیرؓ پر نظر ڈالی اور بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کو دیکھا۔ اماناحضرتؑ مہدی علیہ السلام نے فرمایا "آؤ برادرم سید خوندمیر"۔ پھر فرمایا کہ "ہم اور تم یک جدّی حسینی سید ہیں۔" اُسی لمحہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ مستغرق بحق ہوگئے۔ پھر امام علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کا سر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور ذکرِ خفی سے تلقین فرمائی۔ اس وقت جبکہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا تھا: "آؤ میرے بھائی سید خوندمیر" تو کسی نے عرض کیا کہ میراں جی! ان کا نام تو میاں خوندمیر ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "خیر جیؓ ہمارے بھائی میاں سید خوندمیر صدیق ہیں"۔ بندگی میاںؓ کا سلسلۂ نسب دسویں کرسی پر امامناؑ کے نسب سے ملتا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ اُس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔
حضرت مہدی علیہ السلام کے دیئے ہوئے اس لقب کی بناء پر میاں سید خوندمیرؓ "صدیق ولایت" سے مشہور ہوئے۔

صدیق ولایتؓ کا جنابِ باری تعالیٰ میں اپنے سر کو بطور نذر پیش کرنا۔

تواتر کے ساتھ روایت بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام عصر کی نماز کے ارادہ سے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو بھی استغراق ہی کی حالت میں نماز کے لئے اپنے ساتھ لائے۔ صدیق ولایتؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کے پیچھے عصر کی نماز ادا فرمائی۔ نماز ہی میں یہ معاملہ پیش آیا کہ آپ نے دیکھا خدائے تعالیٰ کی طرف سے چار فرشتے آئے اور آرہ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے جسم کے دو حصے کر دیئے۔ سیدھی جانب کے حصہ کو بہت عمدہ اور نورانی بنا کر اور بائیں جانب کے حصہ کو بدنما اور نازیبا ہی رکھ کر بندگی میاں کے سامنے کر دیا۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ "اے سید خوندمیر تو نے دیکھ لیا، تیری ذات سے بشری کثافت کو ہم نے کس حد تک دُور کر دیا ہے۔ یہ تجھ پر ہمارا احسان ہے، پس اس احسان کی شکر گزاری میں تو ہمارے پاس کیا تحفہ لایا ہے؟" بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے عرض کیا "اے میرے پروردگار! مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ میں انھیں تجھ پر قربان کر دوں۔ البتہ سر کا یہ تحفہ حاضر ہے"۔[۱]

۱؎ شواہد الولایت مطبوعہ ص ۱۳۴ "فقیر سید محمد غفرلہٗ"

Goto Main List

حکمِ خداوندی ہوا " اَئے سید خوندمیر! ہم تیرے سر کے ہی خواہشمند ہیں۔ جو کوئی ہماری ذات کا طلب گار ہو اسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے "۔ بندگی میاں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض گزرانی کہ اے پاک پروردگار! یہ ایک سر کیا ہے، اگر سَو سَو سر بھی ہوں تو تجھ پر قربان کردوں "۔ چنانچہ صدیق ولایت کی یہ نذر، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول فرمالی اور آپ کی شہادت ایک سو ساتھیوں کے

حکمِ الٰہی سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا سر قبضۂ قدرت میں لے لیا جانا، آپ کا تین وقت کی نمازیں اسی حالت میں ادا کرنا

ساتھ ہوئی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے بیان کی جائے گی۔ البتہ پروردگارِ عالم نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے مبارک سر کو اپنے قبضۂ قدرت میں قبول فرمالیا اور بندگی میاں نے تین وقت[1] یعنی عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں بغیر سر کے ادا فرمائیں۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہی سے بندگی میاں کا سر مبارک آپ کے جسم پر رکھا جاکر حکم ہوا کہ یہ تمہارا سر، ہماری امانت ہے، جس وقت بھی ہم طلب کریں بلا عذر ادا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ کا سر آپ کے جسم پر رکھا جاکر حکم ہوا " اے سید خوندمیر! ہم تجھ سے راضی ہوئے۔ تو جو چاہتا ہے مانگ، ہم دیں گے "۔ تین مرتبہ خدائے تعالیٰ کا حکم یہی ہوا اور تین بار بھی صدیق ولایت نے یہی جواب عرض کیا کہ اَئے خدا میں تجھ سے تیری ذات مانگتا ہوں۔ چوتھی مرتبہ فرمانِ الٰہی ہوا، ہم نے اپنی ذات تجھے عنایت کردی اور بھی کچھ چاہتا ہو تو مانگ ہم دیں گے۔ آپ نے پھر وہی عرض کیا کہ پروردگار میں تجھ سے تیری ذات کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا "۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ بشارت عطا کرنا کہ " خدائے را خدا بیند " اس سے صرف فانی فی اللہ باقی باللہ ہونا مراد ہے۔

اماماً حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ ایک روشِ مبارک تھی کہ ہر روز عشاء کی نماز کے بعد، مہاجرینؓ وصحابہؓ کو سلام رخصت کرتے ہوئے اپنے حجرہ میں خود تشریف لے جاتے تھے چنانچہ اس شام بھی حسبِ روش، اصحابؓ ومہاجرینؓ کو رخصت کرنے کے لئے آپ دروازہ کے پاس کھڑے

---

[1] بندگی میاں سید یوسفؒ بن بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ کی تصنیف " مطلع الولایت " میں یہ روایت قدرے اختلاف کے ساتھ یوں مرقوم ہے " تمام نماز عصر کہ بدنبالِ آنحضرتؑ ادا کردیم بغیر سر بودیم "۔ یعنی ہم نے عصر کی پوری نماز جو آنحضرتؑ کے پیچھے ادا کی ہم بغیر سر کے تھے۔ (مطلع الولایت مطبوعہ صـ ۴۸) " فقیر سید محمد عفی لہٗ "۔

Goto Main List

تھے اور مہاجرین بھی آنحضرتؑ کے اطراف حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے۔ اس وقت حضرت خاتم ولایتؑ بکمال شفقت و مہربانی میاں سید خوندمیرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور انھیں نزدیک بلاکر فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیر! تم کو حالتِ استغراق میں جو کچھ احوال (مکاشفات) پیش آئے ہیں ہم سے بیان کرو۔" بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میراں جی پر سب کچھ روشن ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں درست ہے لیکن اپنی زبان سے بیان کرو تاکہ برادران بھی سُن لیں"۔ بندگی میاں نے عرض کیا کہ "میراں جی وہ آنکھیں پھوٹ پڑیں جو مہدئی کو درمیان میں دیکھی ہوں، بندہ نے اپنے خدا کو دیکھا"۔ اس کے بعد صدیق ولایتؓ نے وہ تمام احوال و مکاشفات جو حالتِ جذب و استغراق میں پیش آئے تھے من و عن عرض کردیئے جس کو حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنتے ہی فرمایا "ہاں میرےؑ بھائی سید خوندمیر تم نے جو کچھ دیکھا، سچ ہے، خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے"۔

یہاں حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کو دیکھنے والے کے حق میں بھی جو "خدا" فرمایا ہے اس سے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا ہوا، برگزیدہ رب ودود، وہ بندہ مراد ہے جو بہ مصداق تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ (یعنی اخلاقِ خدائے بزرگ و برتر کو تم پوری طرح اپنالو)۔ اخلاقِ الٰہی سے بدرجۂ کمال مزیّن ہونے پر، اللہ کی ذات میں فنائیت پاکر، اللہ میں بقا حاصل کرلی ہو اور یہی وہ مقام ہے جہاں فائز ہوکر بندہ "فانی فی اللہ، باقی باللہ" ہوجاتا ہے۔

اس موقع پر امامنا حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو بہت سی بشارتیں بھی عنایت فرمائی ہیں جن کا تفصیلی ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر کیا جائے گا مگر اختصار کے ساتھ چند بشارتیں یہاں درج کی جاتی ہیں:۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی جانب سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں اس موقع پر دی گئی چند بشارتیں

چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:۔

(۱) برادرم سید خوندمیر چراغ دان، بتّی اور تیل

لہ دفتر شاہ برہان رکن دوم باب سوم، مطلع الولایت مطبوعہ ص۴۸، شواہد الولایت مطبوعہ ص۱۳۸، سیر مسعود مطبوعہ ص۵۹ سوانح مہدی موعود مطبوعہ ص۱۵۷۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ

Goto Main List

(سب کچھ) تیار کرکے لائے تھے، بس ولایت کے چراغ سے ان سب کو روشن کرنا باقی تھا۔ اب ولایت کے چراغ سے روشن کر دیا گیا ہے"۔

(۲) اس کے بعد یہ آیت بندگی میاں سید خوند میرؓ کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اس عبارت میں بیان فرمائی کہ بھائی سید خوند میر حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں تمہاری خبر دی ہے کہ:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ

(اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال طاق کے جیسی ہے جس میں ایک چراغ (رکھا ہوا) ہے وہ چراغ شیشے کی قندیل میں دھرا ہوا ہے)۔ اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مشکوٰۃ (یعنے طاق) تمہارا سینہ ہے اور مصباح (یعنے چراغ) ذاتِ حق تعالیٰ کی تجلیات اور معبودِ مطلق عزوجل کا نور ہے، اور زجاجہ (شیشے کی قندیل) سے مُراد تمہارا دل ہے۔ الزُّجاجة كانّها كوكب درّيّ يوقد من شجرة مباركة (شیشے کی قندیل) گویا چمکتا ہوا تارہ ہے وہ (چراغ) روشن کیا جاتا ہے درختِ مبارک سے (زیتون کے تیل سے) اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ درختِ مبارک سے مراد بندے کی ذات ہے کیونکہ جو تھے آسمان پر اس بندے کا نام سید مبارک ہے۔ زيتونة لا شرقية ولا غربية - يعنى فاينما تولوا فثمّ وجه الله يكاد زيتها يضئ ولو لم تمسسه نار نور على نور (سورۃ النور ۲۴ آیت ۳۵)۔ وہ درخت زیتون کا ہے جو مشرق کی طرف ہے، اور نہ مغرب کی طرف یعنے اللہ کے دوسرے فرمان کے مطابق کہ تم جدھر اپنا رخ کرو اُدھر اللہ کا رخ ہی ہے۔ نزدیک ہے کہ چراغ کا تیل روشن ہو اُٹھے خواہ آگ اس کو نہ چھووے (اور جبکہ اس چمکتے ہوئے تارہ جیسے چراغ کو درخت مبارک کی آگ کے چھونے کی وجہ روشنی مل چکی ہے تو پھر یہ امر) روشنی پر روشنی ہوا۔ اس موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید خوند میر! تمہاری ذات نے، جو اللہ تعالیٰ کے فیض کو کسی دوسرے کے واسطے کے بغیر حاصل کرنے کی کامل طور پر قابل ہے، چاہا کہ خود بخود وہ روشن ہو چلے، لیکن مہدی کے واسطہ سے اب روشنی پر روشنی جیسی کیفیت والی بن چکی ہے یعنی تم نور علی نور ہو گئے ہو اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف بس اسی کی رہبری کرتا ہے۔

(۳) اسی موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے اُن چند آیتوں کی طرح جن میں عمومیت پر

Goto Main List

دلالت کرنے والے لفظ مَن (بمعنیٔ جو) کا دعویٰ، خاص اپنی ذات پر بحکمِ خدا فرمایا ہے جیسے آیت انا ومن اتبعنی (۱۲-۱۰۸) اور آیت فقل اسلمت وجھی للہ ومن اتبعن (۳-۲۰) اور آیت ومن بلغ (۱-۲۲۹) میں مَن عام[1] سے "مراد" خاص ذاتِ مہدیؑ لی ہے۔ اسی طرح

---

[1] لفظ مَن کا اردو ترجمہ "جو" ہے اور بالعموم وہ "عام" پر ہی منطبق ہوتا ہے مگر بعض صورتوں میں "عام خُصّ عنہ البعض" کے عربی قاعدہ کے تحت "خاص" پر بھی اس کا انطباق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مہدی علیہ السلام مبیّنِ کلام اللہ نے بعض آیتوں میں موجود مَن کے تعلق سے جب یہ امر "مراد الٰہی" کے طور پر بیان فرما دیا ہو کہ اُن مقامات میں مَن سے مراد حضرت مہدیؑ کی ذات یا قومِ مہدیؑ یا ذاتِ صدیق ولایتؓ ہے تو تخصیص کا یہ بیان مہدویوں کے لئے تردّد کے لائق ہرگز نہیں ہے کیونکہ اس پر "عموم خصوص من وجہٍ" کے قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ ترجمہ (یعنی ایک زبان کے مطلب کو دوسری زبان میں بدلنا اور اس کے معنی بیان کرنا) اور مراد (یعنے جس بات کا ارادہ کیا گیا ہو یا جس کا قصد کیا گیا ہو) کے فرق کو سمجھنا بالکل آسان ہے۔ پس کہنے والے نے ایسا لفظ استعمال کیا جس سے عمومیت ظاہر ہوتی ہو مگر اس نے تخصیص کا ہی ارادہ کیا ہو اور اس سے اپنے خلیفہ کو واقف کرا دیا ہو اور اپنے حاصلہ علمِ الٰہی کی بنیاد پر خلیفۂ خدا، اس لفظ کی مراد (جو تخصیص کو ظاہر کرتی ہو) اگر بیان کرے تو یقیناً اور بہر لحاظ اس کی صحت لائقِ یقین و واجب الاذعان ہوتی ہے۔ عربی زبان و بیان کے قواعدِ علمیہ سے واقف کار کسی بھی " ذی علم " آدمی کے لئے اس امر سے اختلاف کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

واضح ہو کہ بعض قرآنی آیات کے ظاہری معنوں میں (اہلِ زبان) مسلمانوں کے حق میں پیدا شدہ اُلجھن کو جب رسالتمآب صلعم نے محسوس فرمایا تو آپؐ نے بھی "ترجمہ" کی تفہیم "مراد" بیان کر کے کر دی۔ مراد کا بیان کرنا خود رسول اکرم صلعم سے ثابت ہے جس پر کوئی ذی علم مسلمان اعتراض ہی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مروی ہے کہ عدیؓ بن حاتم نے رسول اللہ صلعم سے روزہ کے وقت کے تعلق سے استفسار کیا۔ آپ نے فرمایا رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تم پر سفید تاگا سیاہ تاگے سے جیسا کہ سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷ شریفہ میں یہ حکم ان الفاظ میں بیان ہوا ہے "... حتّٰی یتبیّن لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود الخ" راوی کہتے ہیں میں نے ۲ دو رسیاں لیں۔ ان میں کی ایک سفید تھی اور دوسری کالی۔ بس میں انھیں دیکھ لیا کرتا تھا تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ "اس سے "مراد" رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نور"۔ چنانچہ مروی ہے، آپؐ نے فرمایا قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ذالک بیاض النھار من سواد اللیل (ترمذی، مترجم جلد ۲ باب تفسیر القرآن ص ۳۷۶)۔ پس ثابت ہوا کہ

(مسلسل)

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام، مُبیّنِ کلام اللہ، مراد اللہ، معصوم عن الخطا نے اس جگہ مقیّد کرکے فرمایا کہ آیت یھدی اللہ لنورہٖ من یشاء میں لفظ مَن عام ہونے کے باوجود اس سے "مراد" برادرم سید خوندمیر کی خاص ذات ہے۔

(۴) اس موقع پر بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیق ولایتؓ نے امامنا حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ عصر اور مغرب کے درمیان، قرآن کا بیان سننے کے وقت آج میں نے دیکھا کہ انڈے کے برابر نور کا ایک قطعہ آسمان سے نیچے آکر میرا لباس بنا اور پہلو میں غائب ہوگیا۔ پس حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کو خلافت کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ یہ خلعت کا جامہ حق تعالیٰ کی درگاہ سے پائے ہو۔ (مطلع الولایت)۔

فصل (۴)

اپنی دیرینہ آرزو دیدارِ الٰہی کے مکرّر حاصل ہوجانے پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا اپنے مرشدِ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں ہی رہ جانے کا ارادہ۔ اجازت مل جانے پر ملک برخوردارؓ کا ان کو واپس لے جانے کے واقعہ کا بیان۔

حضرت مہدی موعودؑ سے پہلی ملاقات اور دیدارِ الٰہی کا حصول

حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ابی وامی فداہ) سے پہلی ملاقات میں آپ کی نظر پڑتے ہی حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو جب دیدارِ الٰہی ہوا اور کئی مکاشفات رونما ہوئے اور حضرت مہدیٔ موعودؑ کی زبان مبارک سے اپنے حق میں کئی بشارتیں سُن لیں تو بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اسی وقت سے اپنے مرشدِ حضرت

(بقیہ حاشیہ) مراد کا بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اطلاع، خبر اور علم پر مبنی ہوتا ہے۔ خلیفۃ اللہ اور معصوم عن الخطا جب ایسی مراد بیان کرتے ہیں تو ہر مسلم و مصدق کے لئے لائقِ اذعان ہوتی ہے۔ درآں حالیکہ قاعدۂ علمیہ بھی اس کی تائید کرتا ہو۔ فَہِم من فَہِم ومن لم یفھم فھو فی الخسارۃ۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

مہدئ موعود علیہ السلام کی صحبتِ اقدس میں دوسرے مہاجرین وصحابہ کے ساتھ رہ جانے کا ارادہ کرلیا لیکن حضرت امام علیہ السلام نے اجازت دے کر ارشاد فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیر اب جاؤ تم جہاں کہیں ہو بندہ ہی کے نزدیک ہو۔ تم کو خدائے تعالیٰ اپنے مقصود کے لئے خود لائے گا اور اپنے دین کو خود روشن کرے گا۔" ملک برخوردارؓ، حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم سے گھر واپس لائے۔ مگر بندگی میاںؓ پر اس وقت بھی جذب کی حالت طاری تھی۔ آپ کو اس عالم کی کوئی خبر نہیں تھی، گھر کو واپسی کے بعد بھی آپ مستغرق بحق تھے۔ پہلے کی طرح نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے۔ نہ کسی سے کوئی بات کرتے تھے۔ جب آپ کو ہوش آتا اور خود کو اپنے گھر میں پاتے تو اسی حال میں حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس چلے جاتے تھے۔ لوگ آپ کو پھر گھر پہنچایا کرتے۔ ملک برخوردارؓ کو حیرت اس بات پر تھی کہ اس وقت سینکڑوں مہاجرین اور صحابہ حضرت مہدئ موعود علیہ السلام کے حضور اقدس میں موجود ہیں لیکن کسی کی بھی ایسی حالت وکیفیت نہیں ہے جیسی کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ہو چلی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر خاندان باڑی وال کے تمام امراء، بندگی میاںؓ کی صفاتِ حمیدہ کے معتقد ہو گئے۔ قبیلۂ باڑی وال کے لوگ جو اپنے زمانہ کے عُقلا اور صائب الرائے تھے اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق میاں سید خوندمیرؓ کی نسبت نیک رائے رکھنے لگے اور جب انھوں نے میاں سید خوندمیرؓ کا نہایت شوق کے ساتھ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ کے مرید ہونے کا واقعہ سنا تو باڑی وال قبیلہ کے چھوٹے اور بڑے تمام افراد حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہو گئے۔ ان کے حق میں امام آخر الزماں حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں بہت ہیں۔ اختصار کے ساتھ یہاں صرف اتنا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امامناؑ نے تمام باڑی والوں کے حق میں فرمایا کہ "یہ لوگ انبرت بیل ہیں" یعنے آب حیات والا درخت ہیں۔ اس سے مراد ایمان والا ایک بڑا قبیلہ مراد ہے۔ اس قبیلہ کے بزرگ شخص ملک یعقوب کے ساتے فرزندوں میں سے اس وقت ملک نصیر الدین مبارز الملک ہی ایک فرد زندہ اور موجود تھے جو نہروالہ میں دو ہزار گھوڑوں کی منصب وزارت پر فائز تھے۔ پیراں پٹن المعروف بہ نہروالہ ان کی خاص جاگیر تھی۔

ملک مبارز الملک کو جب یہ معلوم ہو گیا کہ میاں سید خوندمیرؓ حضرت مہدی موعودؑ کے

Goto Main List

مرید ہوگئے ہیں اور وہ حضرت مہدی موعودؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد سے عام طور پر جذبۂ حق میں مستغرق رہنے لگے ہیں اور بار بار حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت اقدس میں چلے جایا کرتے ہیں تو امامنا علیہ السلام کے لئے پٹن سے اخراج کا شاہی فرمان خود مبارزالملک لئے ہوئے اور اپنی آستین میں چھپائے ہوئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور میں پیش ہوئے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے شاہی فرمان دکھانے سے پہلے ہی مبارزالملک سے مخاطب ہوکر فرمایا مبارزالملک! تم نے کیوں جلدی کی، کہ ہمارے اخراج کی بدنامی اپنے سر لے لی۔ ہمارے مالک کا حکم، خود ہمیں مل چکا تھا کہ "اے سید محمد! اب تم اس جگہ سے آگے روانہ ہو جاؤ۔"

چنانچہ امامنا علیہ السلام نے پیراں پٹن سے بڑلی کی طرف ہجرت فرمائی۔

تیسرا باب

بحکمِ خدا تعالیٰ حضرت مہدی موعودؑ کی پٹن سے بڑلی کو روانگی۔ دعویٰ موکدّہ کے اظہار کے عین موقعہ پر صدیقِ ولایتؓ کے بڑلی پہنچ جانے، بڑلی سے خراسان کے سفر اور فرہ میں نزولِ اجلال فرمانے تک کے واقعات کے بیان میں۔

فصل (۱)

حضرت مہدی موعودؑ کا "دعویٰ موکدّہ" کو ظاہر کرنا اور حاضرین میں سب سے پہلے حضرت صدیقِ ولایتؓ کا آمنّا وصدّقنا کہنا۔

بڑلی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری، کثیر اجتماع میں بحکمِ الٰہی "دعویٰ موکدہ" کا اظہار، پٹن سے صدیقِ ولایتؓ کا اچانک بڑلی پہنچ جانا اور سب سے پہلے آمنّا وصدّقنا کہنا۔

پٹن سے ملک مبارزالملک کے ذریعہ بادشاہ کی جانب سے جاری کردہ فرمانِ اخراج کے وصول ہونے سے پہلے ہی حضرت مہدی موعودؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم مل چکا تھا۔ چنانچہ مبارزالملک سے اپنے منشاءِ ہجرت کو ظاہر کرنے کے دو تین دن کے بعد آپؑ نے پٹن سے روانہ ہوکر تین کوس یعنی چھ میل (یا یقوبے

ساڑھے چار میل) کا فاصلہ طے کرنے کے بعد، پیر کا دن تھا کہ بڑلی تشریف لاکر نزولِ اجلال فرمایا اس وقت امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی عمرِ مبارک اٹھاون ۵۸ سال اور ۹۰۵ھ ہجری تھا۔ بڑلی تشریف لائے ہوئے پندرہ روز گزرے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام "سفر کی حالت" میں فرض کی

امامنا علیہ السلام اور سفر میں نمازِ قصر کی ادائی

دو رکعتیں جو قصر کے طور پر ادا فرماتے رہے تھے اب مقیم ہونے کی نیت کر لینے کے سبب چہارگانی نماز ادا فرمانے لگے۔

پندرہ روز کے بعد جبکہ پیر کا روز اور ضحیٰ (صبح تقریباً ۱۰ بجے) کا وقت تھا، اپنی قیام گاہ کے قریب کھرنی کے جھاڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اس وقت تمام اصحاب جن میں علماء فضلاء، صالحین اور صاحبانِ دانش جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی آپ کے اطراف بیٹھے ہوئے تھے امامنا علیہ السلام نے حاضرین سے تخاطب فرمایا جس کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے:

اِدھر پیراں پٹن میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ بھی جو مبارز الملک کی طرف سے چھ مہینے سے اُن کے اپنے مکان کے بالاخانہ پر محض ان کے اس ناروا خوف سے نظر بند کر دیئے گئے تھے کہ کہیں میاں سید خوندمیرؓ ترکِ علائق کر کے اپنے گھر، عزیز و اقرباء کو چھوڑ کر حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے مہاجرین و فقراء میں شریک ہو کر انہی کے ساتھ رہنے نہ لگ جائیں۔ مگر اس عرصہ میں بڑھتے ہوئے اشتیاق پر قابو کھو دینے کے باعث بندگی میاں سید خوندمیر رسیّوں کی مدد سے بالآخر بالاخانہ سے اُترنے میں کامیاب ہوئے اور لوگوں سے دریافت کر کے بڑلی کی راہ لی اور تیز تیز روانہ ہوگئے۔

حضرت امام البرّ والبحور خلیفۃ اللہ، مہدی مراد اللہ خاتمِ ولایتِ مقیدۂ محمدیہ صلعم بڑلی میں کھرنی کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ حاضرین کا ایک کثیر مجمع تھا کہ اتنے میں وہاں موجود اصحاب کرام میں سے کسی ایک صحابیؓ نے عرض کیا، میراں جی، وہ دیکھئے میاں سید خوندمیر آرہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام یہ سنتے ہی اُدھر متوجہ ہوگئے۔ بہت خوش ہوئے۔ قریب آنے پر چند قدم آگے بڑھ کر آپؓ کو اپنے گلے لگا لیا۔ پھر فرمایا "برادرم سید خوندمیر آؤ آؤ تمہارے آنے سے بڑی خوشی ہوئی بہت ہی اچھے وقت آنا ہوا، خدائے تعالیٰ یوں اپنا مقصود پورا کراتا ہے"۔ اپنے قریب لے کر فرمایا "برادرم سید خوندمیر! تمہاری ذات "سلطانِ نصیر" ہے۔ تم ولایتِ مصطفےٰ صلعم کے ناصر ہو۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم

Goto Main List

نے خدائے تعالیٰ سے اپنی ولایت کی نصرت (اور مدد) کے لئے ناصر مانگا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا[1] (میرے لئے اپنی طرف سے سلطانِ نصیر مقرر کر دیجئے)۔ اس سے مراد تمہاری ذات ہے۔ پھر تمام حاضرین کو مخاطب کر کے امامِ آخرالزّماں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمانے لگے: "جذبہ کے دن سے، کہ اب تک اٹھارہ سال کی مدت گزری ہے کسی واسطہ کے بغیر حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا رہا ہے کہ اے سید محمد! تو مہدی موعودؑ ہے، مہدیت کا دعویٰ ظاہر کر۔ بندہ نے کئی عذر پیش کئے اور ضبط سے کام لے کر باری تعالیٰ کی جناب میں نہایت انکساری سے عرض کیا کہ "اے بار خدا تو جس کسی اور کو چاہے اس بارِ گراں سے سرفراز فرما دے۔" پھر حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "میں یہ بات الہام یا خواب یا خواب اور بیداری کے درمیان پیش آنے والی کسی کیفیت کی بنار پر نہیں کہتا ہوں بلکہ محض خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں مجھ کو کئی سال سے[2] یہ فرمان ہو رہا ہے کہ "تو مہدی موعود ہے، اس امر کا اظہار کر"۔ پھر حضورؑ نے فرمایا اب تو حق تعالیٰ کی طرف سے از روئے عتاب، خطاب ہوا ہے کہ اے سید محمد! جا خلق میں اظہار کر اور خلق کو میری طرف بلا۔ کیا تو خلق سے ڈرتا ہے اور مجھ سے نہیں ڈرتا۔" پھر حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے لئے سوائے بندگی کے کوئی چارہ نہیں اور سوائے گردن جھکانے کے کوئی تدبیر نہیں۔ پھر فرمایا، بندہ کو اس وقت صحت حاصل ہے، کوئی مرض نہیں ہے، عقل ہے دیوانگی نہیں ہے، استغنار حاصل ہے محتاج نہیں ہے، ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے۔ پھر آپؑ نے قرآن مجید کی بعض آیات تلاوت فرمائیں۔ اور ان کا "بیان" فرمایا اور اٹھارہ آیتوں (یا اس سے زیادہ) کے تعلق سے ارشاد فرمایا کہ بعضے ذاتِ مہدی کے حق میں اور بعضے گروہ حمیدہ صفاتِ مہدی کے حق میں ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا جو کچھ معانیٔ قرآن میری زبان سے نکلتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی تعلیم سے ہیں۔ اگر بندہ خلوت میں بیٹھ کر قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا ہوگا۔ نیز فرمایا کہ حکمِ خدا ہے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" تیرے حق میں ہے۔ تجھے ولایتِ خاص

---

[1] الاسرا:٨٠ - [2] شواہد الولایت باب ۱، دفتر اول رکن دوم باب ۲ - [3] فقیر سید محمد عفی عنہ۔

Goto Main List

محمدی کا ہم نے وارث کیا ہے اور محمدؐ کی اتباعِ تام' تجھے ہم نے عطا کر دی ہے اور پھر فرمانؐ ہو رہا ہے کہ اوّلین و آخرین کا علم اور معانیٔ قرآن کا علم' تجھے میں نے دے دیا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے حوالے کی ہے اور دینِ محمدؐی کا میں نے تجھے ناصر بنایا ہے — جا اور دعوت کر۔ جو شخص تجھے قبول کرے مومن ہوگا اور جو تیرا انکار کرے کافر ہوگا"۔ ان باتوں کو بیان کرنے کے بعد حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام نے "دعویٔ مؤکدہ" کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا" سید محمد ابنِ سید عبداللہ کی مہدیت کا انکار کفر ہے۔ پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اپنا پوستِ مبارک پکڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے۔ آپؑ نے فرمایا انا المهدی الموعود خليفة الله فانا تابع محمد رسول الله من اتبعنی فهو مومن و من انكر بذاتی فقد كفر (یعنے میں ہی مہدیٔ موعودؑ ہوں (یعنے جس کی بعثت کا وعدہ کیا گیا تھا) اللہ کا خلیفہ ہوں۔ میں محمد رسول اللہ صلعم کا تابعِ تام ہوں۔ جس شخص نے میری اتباع کی پس وہی مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا پس وہ کافر ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا مہدی کا انکار محمدؐ رسول اللہ کا انکار ہے اور محمدؐ رسول اللہ کا انکار قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار خداؑ کا انکار ہے"— اس طرح جب حضرت امام آخرالزماں خلیفۃ الرحمان' میراں سید محمد جونپوری علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمانِ الٰہی کے تحت اپنے مہدیٔ موعود ہونے کا دعویٰ خدائے بزرگ و برتر کے حکم سے مجمعِ کثیر میں ظاہر فرما دیا تو پہلے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور پھر آپ کے ساتھ ہی دوسرے تمام مہاجرینِ کرام، صحابۂ عظامؓ وصاحبانِ دانش نے کسی تامّل کے بغیر' بلند آواز سے آمنّا وصدّقنا کہا۔ حاضرین کی تعداد تین سو ساٹھ تھی۔

حضرت مہدی موعودؑ کے اس دعویٰ مہدیت میں' انکار کرنے والے کے حق میں کفر کی تہدید کا شامل ہونا، حضرت محمدؐ رسول اللہ کے دعویٰ رسالت کے عین مطابق ہے

یاد رکھنے کے قابل بات یہاں یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بڑلی کے اس دعویٰ مؤکدہ میں جس میں آپ نے اپنی اتباع کرنے والے ہی کے لئے ایمان کا حکم اور انکار کرنے والے کے لئے کافر کا حکم بیان فرمایا ہے۔ یہ کوئی نیا طریقہ' دعوت اور باعثِ حیرت امرِ قبولیت نہیں ہے۔ دعوی کی "قبولیت کی دعوت" دینے کے

Goto Main List

باوجود اگر کوئی قبول نہ کرے اور اس کا انکار کرے تو اس کے حق میں "تہدید" کا اظہار خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کے سلسلہ میں دی گئی "تہدید" کے عین مطابق ہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے اپنی رسالت کی شہادت نہ دینے والے کے بارے میں بھی اسی طرح پوری پوری وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ رسالت کی شہادت اور گواہی نہ دینے والا "جہنمی" بن جائے گا یا دوزخ کی آگ اس کو کھائے گی۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

من لا یشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و انّی رسول اللّٰہ

فیدخل النّار او تطعمہ۔ (الخصائص الکبریٰ جلد ثانی)۔

یعنی جو شخص اس بات کی گواہی نہ دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا یا دوزخ کی آگ اس کو کھا جائے گی۔

حضرت رسول اکرم صلعم کی بیان کردہ "تہدید" بالا عام کفار کے تعلق سے تھی۔ پھر خصوصاً یہودی اور عیسائی اقوام کے تعلق سے بھی حضرت رسول اللہ صلعم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی یہودی اور عیسائی بھی اگر میری (رسول اللہ صلعم کی) رسالت پر ایمان نہ لائے اور ویسا ہی مر جائے تو وہ دوزخی ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ:

قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والّذی

نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھٰذہ الامّۃ

یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی

ارسلت بہ الّا کان من اصحاب النّار۔

(رواہ مسلم بمشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ ہند (کتاب الایمان جلد اول)

یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا "اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میرے مبعوث ہونے کو اس اُمت سے جو سنا خواہ وہ یہودی ہو کہ عیسائی پھر اس حالت میں مرے کہ ایمان نہیں لایا اس چیز پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں تو پھر وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ یعنی اس کا اہلِ کتاب ہونا اس کو دوزخ سے بچا نہیں سکے گا۔

Goto Main List

واضح ہو کہ "مہدیت" کے منکر کے حق میں تعمیماً و اجمالاً بطورِ تہدید"کفر کا یہ حکم" خود خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وسلم (ابی و امی فداہ) نے دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے مَنْ انکر المھدی فقد کفر[1] یعنے جس نے مہدی کا انکار کیا پس وہ کافر ہے۔

خدائے تعالیٰ کے انبیا، اور رُسل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی یہ سنّت رہی ہے کہ بندگانِ خدا کے پاس جب وہ خدائے تعالیٰ کے احکام اور اپنے خدائی منصب کی قبولیت کی دعوت دیتے تو وہ اپنے قبول کرنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جانے والے انعام واکرام کی بشارتیں سناتے اور انکار کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کا خوف دلاتے، ڈراتے، اُس کی بیان کردہ تہدید سے واقف کرلتے۔ بہرحال ہر حکم وہ بلاکم وکاست سنا دیتے تاکہ حکمِ الٰہی کو قبول کرنے میں انھیں معمولی تأمّل بھی باقی نہ رہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ اور مہدی مراد اللہ علیہما السلام یعنی ہر دو خاتمین کی جانب سے "رسالت" و "مہدیت" کے دعوت کے انکار کرنے والوں کے تعلق سے "تہدید" ہر دو کے دعوؤں کے ساتھ تقریباً یکساں انداز میں موجود ہے۔ یعنی صرف خاتم ولایتِ مقیدہ محمدیہ حضرت امام آخرالزماں مہدی موعود علیہ السلام کے موکّد دعویٔ مہدیت کے منکر کے لئے یہ تہدید اور حکمِ کفر نہیں سنایا گیا ہے بلکہ خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کے شہادت نہ دینے والے اور منکرِ رسالت کے حق میں بھی ایسی ہی تہدید بصورتِ عذابِ دوزخ سنائی گئی ہے۔ پس حضرت، مہدی موعود علیہ السلام کا بڑلی کا یہ دعوئے مہدیت کہ "جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور جس نے میری ذات کا انکار کیا وہ کافر ہوا"۔ بدیں تفصیل "دعویٰ موکدہ" کہلایا۔ یعنے یہ ایسا "دعویٔ مہدیت" ہے جو "تاکیدی حکم" والا ہے

الحاصل امامِ آخرالزّماں حضرت سید محمد جونپوری مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ۹۰۵ھ میں اس تاکیدی اور تہدیدی دعویٔ مہدیتِ موعودہ کو سنتے ہی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سب سے پہلے اور آپ کے ساتھ تمام مہاجرین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک

---

[1] نورالدین احمد بن محمود بخاری نے "ہدایۃ الکلام" میں روایت کی ہے۔ المہدی الموعود ص۲۴ - ۱۲ فقیر سید محمد عفی عنہ۔

Goto Main List

زبان و بالاجماع آمنا وصدقنا کہا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے" دعویٰ موکدّہ" کو قبول کرکے صدیقین اور صالحین کے زمرہ میں شمار کئے گئے ۔ حضرت صدیق ولایتؓ کی عمر اس وقت اُنیس ۱۹ سال تھی ۔

"دعویٰ موکدّہ" کے اظہار کے بعد ہی بعض سلاطین، حکام، امراء اور علماء کے نام، تحقیق کرنے، اگر حق ہو تو قبول کرنے ورنہ خود کو قتل کردینے کی ہدایت کے ساتھ حضور مہدی موعودؑ نے خطوط روانہ فرمائے

علماء، فضلاء، اور صاحبانِ عقل و دانش کے کثیر مجمع کے سامنے بڑلی میں دعویٰ موکدّہ کے اظہار اور سب کے سب اس کو قبول کرلینے کے بعد ہی امام آخرالزماں خلیفۃ الرحمان حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان محمود بیگڈہ بادشاہِ گجرات کے علاوہ دوسرے حاکموں کے نام "دعویٰ مہدیت" کے خطوط بھی لکھے (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی عبارت اور ایک ہی مضمون والا عمومی نوعیت کا دعوتی خط حکام، امراء، علماء اور سلطان سبھی افراد کے نام علٰحدہ علٰحدہ طریقہ پر روانہ فرمایا گیا ہے ۔ ۱۲ طابع) اس دعوتی خط اور واجب الاذعان فرمان کا مضمون حضرت میاں شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے "مولودِ اماماؑ" میں یوں درج کیا ہے :۔

"واضح باد مرا تمام صحواست، سُکر نیست، بندہ را صحت است زحمت نیست، بندہ را عقل تمام است ہیچ فوت نہ شدہ وخدائے تعالیٰ روزی میرساند تمام فقر ہم نیست وبندہ اہل وعیال می دارد مفرد ہم نیست مع ذالک بفرمان خدائے تعالیٰ دعویٰ مہدیت اظہار کردیم وبرآں شاہد کلام اللہ واتباعِ محمد رسول اللہ آوردیم تا شمارا باید کہ تفحص کنید وگرنہ بہ ہر دو جہاں حاکماں سیاہ روئے گردند چراکہ بندہ برحق باشد روئے بہ اطاعت آرید اگرچہ برحق نباشد تفہیم کنید واگر تفہیم نہ شوم بقتل رسانید تا معلوم باد

"واضح ہو کہ مجھ کو تمام تر ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے بندہ کو صحت ہے کوئی تکلیف نہیں ہے بندہ کو کامل عقل ہے کچھ کمی نہیں ہوئی ہے اور خدائے تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے بہت فقر بھی نہیں بندہ بیوی بچے رکھتا ہے، تنہا نہیں ایسے حال میں ہم نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اور اس دعویٰ پر گواہ کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ لائے ہیں تم کو چاہیئے کہ تحقیق کرو ورنہ دونوں جہاں میں حاکموں کا منہ سیاہ ہوگا کیونکہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو، اگر حق پر نہیں ہے تو تفہیم کرو، اگر میں تفہیم کو نہ مانوں تو قتل کرو معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤں گا اپنی حقیقت پر دعوت کروں گا اور اللہ کی مخلوق کی

Goto Main List

ہر جا کہ خواہم رفت بر حقیقتِ خود دعوت خواہم کرد و خلق را راہ نمایم و یا بہ مدعائے علمائے ظاہری گمراہ خواہم ساخت۔" ——— ("مولود امامنا" قلمی ص۸۳)

رہبری و رہنمائی کروں گا اور یا علمائے ظاہری کے مدعا کے مطابق گمراہ کروں گا۔"

اور حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایت رضی اللہ عنہ نے "مطلع الولایت"[۱] میں اس طرح نقل فرمایا ہے:

" بندہ سید محمد بفرمان خدائے تعالیٰ دعویٰ مہدیت کردہ ام درحالتے کہ تمام عقل برجا و صحو است نہ غلبۂ سکر و سہو و من کل الوجوہ صحت داریم نہ اثر زحمت و انچہ روزی ما است خدائے تعالیٰ با اہل و عیال ما می رساند چیزی اضطرار فقر و اضطرابِ زوجیت ہم نیست مع ذالک بامر اللہ تعالیٰ می گویم کہ ایں ذات مہدی موعود آخر الزماں است و بریں مدعا اتباع کلام اللہ و پیروی محمد رسول اللہ ہر دو شاہد اند پس بر ہر یکے یعنے از سلاطین و امراء، و خوانین و وزراء، و اغنیاء و فقراء، و علماء و صلحاء، و بر ہر اجناس خلائق لازم است کہ آنرا تفحص و تحقیق کردہ روی بہ تصدیق آورند و اگر بندہ را دروغی و مفتری علی اللہ پنداشتہ انکار نمایند تاہم لازم است کہ کذب بر ما ثبوت کردہ ما را بالقتل رسانند وگرنہ ہر جا کہ برویم خلق را بر مدعائے خود دعوت خواہم کرد و گمراہ ساختن آں و ضرر و وبال آں ہم بر گردنِ ایشاں عاید است تا حاکمان زماں را ناچار است کہ یکے ازیں دو کار اختیار نمایند و اگر نہ بہر دو وجہ در ہر دو جہاں سیاہ روی خواہد شد۔"

("مطلع الولایت")

یعنی بندہ (سید محمدؑ) نے خدا تعالےٰ کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ کیا ہے ایسی حالت میں کہ عقل بالکل درست ہے اور ہشیاری ہے بے ہوشی اور سہو کا غلبہ نہیں ہے، ہر لحاظ سے صحت رکھتا ہوں کسی تکلیف کا اثر نہیں ہے، ہمارے اہل و عیال کے ساتھ ہمارا جو کچھ رزق ہے خدائے تعالیٰ

---

[۱] مطلع الولایت مطبوعہ ص۱۶

Goto Main List

پہنچاتا ہے۔ فاقہ کی حالت میں اضطرار نہیں ہے اور زوجیت کی بھی بے قراری نہیں۔ ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہوں کہ یہ ذات مہدی موعود آخرالزماں ہے اور اس مدّعا پر، کلام اللہ کی اتباع اور محمدؐ رسول اللہ کی پیروی، ہر دو گواہ ہیں۔ پس ہر ایک پر یعنے بادشاہوں، امیروں، خان صاحبوں، وزیروں مالداروں، فقیروں، عالموں، صالحوں اور ہر ایک جنس کی مخلوق پر لازم ہے کہ تحقیق اور تفتیش کر کے تصدیق کرلیں۔ اگر بندہ کو جھوٹا اور خدا پر بہتان لینے والا سمجھ کر انکار کریں تب بھی ان پر لازم ہے کہ ہمارا جھوٹ ثابت کرکے ہم کو قتل کردیں۔ ورنہ ہم جہاں کہیں جائیں گے خلق کو اپنے مدعا کی طرف دعوت دیں گے۔ ایسی صورت میں ان کے گمراہ ہونے کا ضرر اور وبال بھی انہی کی گردن پر عاید ہوگا۔ پس حاکمانِ زمان پر ضروری ہے کہ ان دونوں کاموں میں سے ایک کو اختیار کریں ورنہ دونوں جہان میں روسیاہی ہوگی"۔

پس حضرت میراں علیہ السلام خطوط کے جوابات کا انتظار فرماتے رہے۔ ساڑھے چار مہینے بڑلی میں اور قیام رہا۔ دوسرے بادشاہ، حاکموں اور علماء نے تو سکوت اختیار کرلیا مگر سلطان محمود نے اس خط کو ملّا معین الدین کے پاس بھیج دیا۔ یوں بھی پیراں پٹن میں اس دعویٰ مہدیت کی پوری شہرت ہوگئی تھی کہ میراں سید محمدؑ نے بفرمانِ خدا دعویٰ مہدیت فرمایا ہے۔ علماءِ شہر جو آپ کے دعویٰ سے واقف ہوگئے تھے تصدیق کے بارے میں ان میں دو جماعتیں ہوگئی تھیں۔ ایک جماعت اطاعت کرنے والوں کی اور دوسری جماعت سرکشی اور عداوت کرنے والوں کی۔ حسبِ فرمانِ خدائے تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ (التغابن ۲) یعنی اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے مگر تم میں کافر ہیں اور تم میں مومن بھی ہیں"۔ دعویٰ مؤکدہ کے بعد کچھ لوگ ایمان لے آئے اور کچھ لوگ کفر پر اڑے رہے۔

امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (ابی و امی فداہٗ) نے امراء، بادشاہوں اور مشائخین کے پاس اپنے فرامین اور خطوط کے ذریعہ مہدیت کے "دعویٰ موکدہ" کو قبول کرنے کی تفہیم و تلقین جس مخلصانہ انداز میں فرمائی اُس کی بنیادی ضرورت اس لئے تھی کہ حضرت رسالتمآب صلعم (ابی و امی فداہٗ) کا یہ فرمان تھا کہ جب مہدی ظاہر ہو اور وہ اپنی مہدیت پیش کرے اور تم سن لو تو اس کی صحبت میں جاؤ اور تمام مسلمان اس کی بیعت کرلیں۔ چنانچہ ثوبانؓ سے مروی ہے:

Goto Main List

ثُمَّ یَجِیْئُ خلیفۃ اللّٰہ المھدی فاذا سمعتم بہٖ فاتوہ فبایعوہٗ ولو حبواً علی الثلج فانّہ خلیفۃ اللّٰہ المھدی۔ (ابن ماجہ، مسند امام احمد)۔

یعنی پھر اللہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا۔ جب تم مہدی کے ظہور کی خبر سُن لو تو اُس کی صحبت میں پہنچ جاؤ اور اس سے بیعت کرو اگرچہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔

یہی نہیں بلکہ حضرت رسالتمآب صلعم نے "مہدیؑ" کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور مہدی کی نافرمانی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا تھا۔ چنانچہ جابر بن عبداللہ رض سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا:۔

فمن اطاعہ فقد اطاع اللّٰہ ومن عصاہ فقد عصی اللّٰہ۔

یعنی جس شخص نے اس (مہدی) کی اطاعت کی تو بس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اس (مہدی) کی نافرمانی کی تو بس اس نے خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

اس کے علاوہ حضرت رسالتمآب صلعم نے کسی بھی شخص کے لئے اُس کے ایمان کا انحصار مہدی پر اُس کے ایمان لانے پر رکھا اور اس (مہدی) کے ساتھ کفر کرنے کو خود اپنے ساتھ کفر کرنا قرار دیا تھا۔ چنانچہ مروی ہے:

من اٰمن بہٖ فقد اٰمن بی ومن کفر بہٖ فقد کفر بی۔[1]

یعنی جو شخص مہدی پر ایمان لایا بتحقیق وہ مجھ پر ایمان لایا اور جس نے اس (مہدی) کے ساتھ کفر کیا بالتحقیق میرے ساتھ کفر کیا۔

ان سب احکام کی اہمیت بجائے خود مسلّم اس لئے ہوئی کہ "مہدی موعود" کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلعم نے امتِ مسلمہ کو مہدی کا اپنے سے "ہمسر" ہونا معلوم کرانے کے لئے یہ بات بتا دی تھی کہ

المھدی منّی یقفو اثری ولا یُخطی۔

یعنے مہدی مجھ سے ہے، قدم بہ قدم میری پیروی کرے گا اور خطا نہیں کرے گا۔

---

[1] بحوالہ شرح مقاصد، مشارق الانوار، ملفوظات، فوائد الاخبار۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

الحاصل مذکورہ بالا احکام ہی سے ثابت ہے کہ (۱) مہدی کی بعثت "ضروریاتِ دین" سے ہے۔ (۲) مہدیؑ پر ایمان لانا اور اس سے "بیعت" کرنا فرض ہے۔ (۳) مہدی کا انکار دراصل رسول اللہ صلعم کا اور خدا کا انکار ہے۔

بحکم الٰہی بڑلی سے خراسان کی طرف امامنا مہدی علیہ السلام کی ہجرت آپ نے جالور وجیسلمیر کے بعد ناگور میں آیتؑ فالذین ھاجروا کی تلاوت کے بعد "قاتلوا وقتلوا" کی بشارت سنائی۔

بڑلی میں "دعویٰ موکدہ" کے اظہار، حاکموں وغیرہ کے نام دعوتی خطوط کی روانگی اور چار مہینوں سے زیادہ عرصہ تک جوابات کے انتظار، نیز علماءِ پٹن کے مباحثہ کرنے کے بعد جن کی تفصیل امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی کتبِ سیرت میں درج ہے آپ صلعم نے بحکمِ الٰہی بڑلی سے خراسان کی طرف ہجرت فرمائی۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ بھی یہیںؑ سے آپ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ روایت ہے کہ جب امام آخرالزماں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑلی سے ہجرت فرما کر آگے روانہ ہوئے اور ملکِ سندھ کی جانب روانہ ہو کر جب جالور پہنچے تو جالور کے لوگ، حاکم جالور زبدۃ الملک ملک عثمان بخاری کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہوئے اور معتقد و فریفتہ ہو گئےؑ۔

امامنا علیہ السلام نے شہر جالور سے ناگور اور ناگور سےؑ جیسلمیر ہجرت فرمائی۔

ناگور میں حضرت امام علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیتِ شریفہ فالذینؑ ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا (یعنے جن لوگوں نے وطن سے ہجرت کی اور اُن لوگوں کا اپنے گھروں سے اخراج کیا گیا اور میرے راستہ میں وہ اذیت پہنچائے گئے اور انھوں نے قتل کیا اور وہ (خود بھی) قتل کئے گئے) کی آیتِ شریفہ، اپنی ذات کی مہدیت کی دلیل کے طور پر اس طرح تلاوت فرمائی "فالذین ھاجروا شد (یعنے جن لوگوں نے وطن سے ہجرت کی، ہو چکا). واخرجوا من دیارھم شد (یعنی ان لوگوں کا اپنے گھروں سے اخراج کیا گیا، ہو چکا) واُوذوا فی سبیلی

---

۱ دفتر اول شاہِ برہانؒ رکن دوم باب پنجم مطبوعہ جلد دوم صہ ۹۵ ۲ شواہد الولایت۔

۳ ایک دوسری روایت میں جالور سے جیسلمیر اور جیسلمیر سے ناگور تشریف لے جانا بیان ہوا ہے۔

۴ آل عمران آیت ۱۹۵ - شواہد الولایت مطبوعہ صہ ۱۹۲ - ۱۲ فقیر سید محمد عفرلہٗ۔

Goto Main List

شد (اور میرے راستہ میں وہ اذیت پہنچائے گئے، ہوچکا) و قاتلوا و قتلوا ماندہ است ماشاء اللہ خواہد شد (یعنے انھوں نے قتل کیا اور (خود) قتل کئے گئے، باقی رہ گیا ہے، جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہوگا")۔

امامنا علیہ السلام نے اس طرح اپنی ذات کی باقی رہی ہوئی چوتھی صفت قاتلوا و قتلوا کے متعلق "جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہوگا" کی بشارت مہاجرینؓ اور صحابہؓ کو سنائی مگر اس اجمال کی آپ نے اس موقعہ پر صراحت نہیں فرمائی کہ آپ کی ذات کی یہ صفت آئندہ کس کی ذات سے پوری ہوگی؟ امامنا علیہ السلام کے اس فرمان اور بشارت کو تمام صحابہؓ نے سنا مگر ابہام کی وجہ ہر ایک کو اس بات کی جستجو رہی کہ اس کی تکمیل کس سے ہونے والی ہے؟ (اس بات کی وضاحت کہ امام آخرالزماںؑ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چوتھی صفت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ جیسے اللہ تسؔ کے عاشق کا تعین فرماکر اپنی ذات کا بدل ہونا، بیان فرمایا آگے آرہی ہے۔)

امام آخرالزماں حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہجرت فرماتے ہوئے نصرپور پہنچے، کچھ دنوں کے بعد گجرات سے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ و میاں عبدالحمیدؓ و میاں شیخ کبیرؓ کی بی بیوں (ازواج) کے خطوط ملے کہ للہ ہم کو بھی حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں لے جائیے اور قدم بوسی سے مشرف کرائیے ورنہ قیامت کے روز ہم آپ کے دامن گیر ہوجائیں گی۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو آپؑ نے ان اصحاب کو گجرات جانے کا حکم دیا۔ عرض کیا گیا کہ ہم نے عورتوں کا حق اُن کے اپنے ہاتھ دے دیا ہے۔ اب ہمیں جانے کی ضرورت نہیں مگر حضرت میراں علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور طالبانِ خدا کو لاؤ"۔ ایک دوسری روایت ایسی بیان کی گئی ہے کہ بندگی میاں شاہ نعمت مقراضِ بدعتؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گجرات جانے کی اجازت چاہی اور عرض کیا کہ "اس بندہ کی گردن پر بیوی اور بچوں کا حق ہے۔ میراں جی اگر اجازت عطا فرمائیں تو ان کو بھی خدمتِ والا میں لالیتا ہوں" امامنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا 'ہاں جاؤ اور لالو"۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہِ نعمتؓ کو گجرات جانے کی اجازت

Goto Main List

مرحمت فرمائی، اسی وقت آپ نے میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سے فرمایا کہ "برادرم سید خوندمیرؓ تم بھی گجرات جاؤ"۔ صدیق ولایتؓ نے عرض کیا' بندہ کو زن و فرزند نہیں ہیں پھر کس لئے جائے؟ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "اس میں مقصودِ الٰہی ہے"۔ پس جب صدیق ولایتؓ، حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حکم کے تحت گجرات روانہ ہونے لگے تو صحابہؓ میں سے کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میراں جی! میاں سید خوندمیر کو جانے نہ دیجئے کیونکہ ان کے قرابت دار صاحبانِ جاہ وحشم اور غنی لوگ ہیں ان کو واپس آنے نہیں دیں گے۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ خیر جی! بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیج رہا ہے۔ دوبارہ خدائے تعالیٰ ہی اپنے دین کو روشن کرنے کے لئے انھیں لائے گا۔ یہ واقعہ غالباً ۹۰۷ھ کا ہے۔

حضرت صدیق ولایتؓ اور حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ کا نصرپور سے گجرات کے لئے روانہ ہونا۔

الغرض امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے بموجب میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ کے ساتھ نصرپور سے گجرات کے لئے جس وقت روانہ ہو رہے تھے، حضرت میراں علیہ السلام نے صدیق ولایتؓ کے ذریعہ آپؓ کے بھائی میاں سید عطنؓ اور بندگی ملک الہداد خلیفۂ گروہؓ کے لئے اپنی ردائے مبارک (چادریں) اور بندگی ملک حمادؓ کے لئے عمامہ مبارک اور میاں سید خانجیؓ کو جامۂ مبارک روانہ فرمایا۔ حضرت میاں سید خوندمیرؓ وغیرہ کی روانگی کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے نگر ٹھٹھہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ میاں سید خوندمیرؓ گجرات پہنچ کر پیراں پٹن میں اپنے خاندان کے ایک باغ میں اقامت گزیں ہوئے اور حضرت شاہ نعمتؓ احمد آباد کی طرف تشریف لے جا کر تاج پورہ نامی گاؤں میں احمد شہ قدان کے پاس سکونت پذیر ہوئے اور دونوں حضرات کی سکونت اپنے اپنے مقام پر تقریباً اٹھارہ مہینوں تک رہی۔ منقول ہے کہ جب بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی تشریف آوری کی کیفیت آپ کے تمام خویش و اقارب کو پہنچی تو ان لوگوں نے آکر آپ کو مجبور کیا کہ اپنے مکان چلیں۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ آپ لوگوں کے لئے نہیں آیا ہے بلکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مقصودِ خدا کی تکمیل کے لئے بندہ کو یہاں بھیجا ہے۔ پس بندہ اسی لئے یہاں آیا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں

Goto Main List

آنے کی کوئی دوسری غرض نہیں ہے۔ تب سبھوں نے آپ کو مجبور کر دیا کہ مقصودِ خدا کے ظاہر ہونے اور حصولِ مقصود تک آپ مکان چلیں اور وہیں قیام رکھیں۔ صدیق ولایتؓ اپنے خولیش واقارب کے اس اصرار کے بعد بہ مجبوری تمام، خاندانی اصحاب کی خواہش کی تکمیل میں اپنے قدیم مکان کو تشریف لے گئے۔

صدیق ولایتؓ نے اپنے نانا مبارز الملک سے ملنا کیوں گوارا نہیں فرمایا؟ ناراضگی کے سبب کی وضاحت

اتنی طویل مدت کے قیام کے باوجود صدیق ولایتؓ نے اپنے نانا مبارز الملک سے ایک وقت بھی ملاقات نہیں فرمائی۔ مبارز الملک، صدیق ولایتؓ کو دیکھنے اور ملنے کے لئے بے چین رہا کرتے تھے۔ مگر حضرت صدیق ولایتؓ کو اپنے (چچیرے) نانا مبارز الملک کے اس پچھلے رویّہ کی وجہ سے جو انھوں نے امامنا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ روا رکھا تھا، سخت ناراضگی تھی۔ اس کا بنیادی سبب صرف یہ تھا کہ مبارز الملک نے پٹن سے حضرت مہدی موعودؑ کے اخراج کا بادشاہی فرمان جب امامناؑ کو پہنچانا چاہا تو صدیق ولایتؓ نے مبارز الملک سے کہا تھا کہ نانا جان! حضرت میراں علیہ السلام خود تشریف لے جانے کے لئے تیار ہیں اس لئے حضرتؑ کو بادشاہ کا فرمان دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ نے بتلایا تو بندہ کبھی آپ کا منہ نہیں دیکھے گا" اس بات پر آپؓ ایسے قائم رہے کہ جب کبھی مبارز الملک گھر میں آتے، آپ دوسرے دروازے یا دریچہ سے باہر نکل جاتے۔ جب مبارز الملک آپ کو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتے تھے تو انھوں نے ارادہ کیا کہ میاں سید عطنؓ کی شادی کا آغاز کر دیا جائے تا کہ میاں سید خوندمیرؓ کی صورت اس دوران اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ مل جائے۔ انھیں یقین تھا کہ میاں سید خوندمیرؓ شادی کے کاموں میں ضرور شریک رہا کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی مبارز الملک نے میاں سید عطنؓ کی شادی کی تیاری کا آغاز کر دیا۔ شادی کے سب کام، مبارز الملک ہی انجام دے رہے تھے۔ کیونکہ صدیق ولایتؓ اور میاں سید عطن کے والدین کے انتقال کر جانے کے بعد میاں سید عطن کی دیکھ بھال اور ان کی دوسری ذمہ داریاں بھی اب مبارز الملک ہی پوری کر رہے تھے۔ منقول ہے کہ ایک روز مکان میں تمام عزیز واقارب جمع تھے میاںؓ کے سامنے وہ سارے زیورات اور ملبوسات جو میاں سید عطنؓ اور ان کی ہونے والی دلہن کے

Goto Main List

لئے تیار کروائے گئے تھے، پیش کئے گئے ۔ میاںؓ ان کو دیکھ ہی رہے تھے کہ مبارز الملک موقع غنیمت جان کر اچانک گھر میں آگئے ۔ میاںؓ نے مبارز الملک کو مکان کے صحن میں جب آتے ہوئے دیکھا تو تیزی کے ساتھ اُٹھے اور قریبی دریچہ سے باہر نکل گئے ۔ مبارز الملک کی ایسی خواہش پر بھی میاںؓ نے انھیں اپنی صورت دیکھنے کا موقع نہیں دیا ۔ اور نہ ان سے ملاقات گوارا فرمائی ۔

فصل (۲)

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کو پیام کہلوانا کہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو لانے کے لئے ہی مجھے گجرات بھجوایا ہے، پھر ان سب کے فرہ (خراسان) کی طرف روانگی کے واقعات کے بیان میں ۔

حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کو چاپانیر تشریف لائے ہوئے اب کافی عرصہ ہوگیا تھا ۔ اسی لئے بادشاہ گجرات سلطان محمود کے والہانہ، عاشقانہ اور معتقدانہ فدائیت کے باوجود آپ ہر وقت اسی سوچ و فکر میں رہتے تھے کہ کسی طرح اب وہ یہ سب کچھ ترک کر کے امامنا حضرت مہدی موعودؑ علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں پہنچ جائیں ۔

چاپانیر میں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کے کسب کرنے کا مختصر تذکرہ

بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے کسب کرنے کے واقعہ کی مختصر کیفیت یوں بیان کی جاتی ہے کہ جب آپ ۳۴ یا ۳۵ سال کی عمر کو پہنچے، پیراپٹن کے قیام کے دوران کسی روز آپ نے حضرت امامنا علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ مفلس آدمی کے ترکِ دنیا کرنے اور مالدار آدمی کے ترکِ دنیا کرنے میں کچھ نہ کچھ فرق ہوگا ؟ دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ آپؓ نے دریافت فرمایا بغیر کسب کئے ترک دنیا کرنے اور کاسب کے ترک دنیا کرنے میں کچھ نہ کچھ فرق ہوگا ؟ امامناؑ نے جواب دیا، کیوں نہیں ؟ بہت فرق ہے ۔ جتنا مال و متاع وہ چھوڑے گا اتنا ہی زیادہ ثواب اس کو ملے گا ۔ پس اس جواب کے پانے کے بعد ہی بندگی میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے کسب کے لئے جانے کی اجازت چاہی ۔ امامناؑ نے جو نماز کی تیاری میں وضو فرمارہے تھے اجازت دیتے ہوئے ارشاد

Goto Main List

فرمایا کہ " ہر جا کہ باشید با یاد خدا باشید " یعنی جس جگہ بھی تم رہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد کے ساتھ رہو۔" اجازت حاصل کر کے بندگی میراں سید محمودؓ چاپانیر روانہ ہو گئے۔ روایت ہے کہ چاپانیر پہنچنے پر پٹن کے صوبہ دار ملک یعقوب کے پوترے ملک عثمان باڑی وال نے جو تصدیق مہدی سے مشرف ہو چکے تھے اور سلطان محمود کے نامور امراء سے تھے۔ بندگی میراں سید محمودؓ کا خیر مقدم بہت ہی عقیدت سے کیا، ملک عثمان نے سلطان محمود سے بندگی میراں سید محمودؓ کی تشریف آوری کا تذکرہ کیا۔ سلطان محمود خوش ہوا اور اعتماد الملک اور عظمت الملک امراء کو بھیج کر حضرت ثانی مہدیؓ کو اپنے پاس بلوالیا۔ عقیدت ومحبت کے اظہار کے ساتھ دو سو (۲۰۰) سواروں کی (بروایتے چالیس ہزاری) منصب آپ کے لئے مقرر کیا۔ علاوہ ازیں بیرم گاؤں اور سانچور کی جاگیریں بھی آپ کو پیش کر دیں۔ ایک عرصہ کے بعد جب بندگی میراں سید محمودؓ کی پہلی حرم محترم بانی خوب کلانؓ رحلت فرما گئیں تو ملک عثمان کی ذی عزو احترام دختر نیک اختر بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا سے بندگی میراں سید محمودؓ کا عقدِ نکاح، چاپانیر کے اسی قیام کے دوران ہوا۔ الغرض بندگی میراں سید محمودؓ چاپانیر میں جاگیر منصب، نوکر چاکر اور بی بی موصوفہ کی خدمت گزاری کے لئے لونڈیاں رکھتے تھے مگر جیسا کہ ہم پیچھے کہہ آئے ہیں یہ سب ظاہر بین نگاہوں کے لئے تھا۔ اصل میں آپ کے دن اور راتیں، اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت، بے پناہ عشق اور اس کی ہمہ وقتی یاد اور استغراق بحق میں گزرتی تھیں۔ اسی دوران جب بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے اپنے ایک قاصد کے ذریعہ اپنا پیام کہلوایا کہ " حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بندہ کو صرف آپ کو لانے کے لئے گجرات بھیجا ہے۔ اگر سلطان محمود اپنی عقیدت ومحبت کی وجہ آپ کو رخصت ہونے نہیں دے رہا ہے تو مطلع فرمائیے کہ بندہ خود آکر کسی طرح آپ کو لے چلے۔" میاںؓ کے اس پیام کے پہنچنے کے بعد بندگی میراں سید محمودؓ بہت خوش ہوئے۔ آپ نے جواب کہلوایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ سے کہو کہ وہ کچھ توقف کریں۔" چنانچہ صدیق ولایتؓ اگلی اطلاع کی امید پر وہیں ٹھیرے رہے اور دیکھتے دیکھتے اٹھارہ مہینے (بروایتے پندرہ مہینے) گزر گئے۔ مگر سلطان محمود، بندگی میراں سید محمودؓ کو رخصت کرنے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔

انہی دنوں بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو یہ خبر ملی کہ حضرت شاہ نعمتؓ وغیرہ فرہ جانے

Goto Main List

کے ارادہ سے، پیراں پٹن میں قیام فرما ہیں۔ اُس وقت بندگی میراں سید محمودؒ نے سلطان محمود کے منشاء مرضی اور رخصت دینے یا نہ دینے کا خیال کئے بغیر، اپنے سارے مال و متاع، جاگیر، منصب وغیرہ کو ٹھکراکر اور ترکِ دنیا کر کے اپنے پیر کامل آقائے ولی نعمت پدرِ بزرگوار، امام الکائنات، خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، داعی الی البصیرۃ کی صحبتِ اقدس میں روانہ ہوجانے کا بالآخر عزمِ مصمم فرمالیا۔ اس ارادہ کے بعد، رات میں جب آپؒ نے آرام کیا، خواب کے دوران معاملہ دیکھا۔

خواب میں بندگی میراں سید محمودؒ کو خاتم النبیینؐ اور خاتم الاولیاءؑ دونوں کا مشاہدہ ہونا۔ دونوںؑ نے آپ کو چاپانیر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام دونوں کو بندگی میراں سید محمودؒ نے عالمِ خواب میں دیکھا کہ آپ کے مکان میں رونق افروز ہیں۔ حضرت ثانی مہدیؒ نے دیکھا کہ دونوں کی نورانی صورتیں بالکل ایک ہیں۔ دونوں میں قد و قامت، آنکھ، ناک، رنگ روپ کسی بھی لحاظ سے ذرا بھی فرق نہیں ہے۔ ان دونوں خاتمینؑ میں امتیاز کرنا اور یہ سمجھنا کہ ان میں حضرت محمد مصطفےٰؐ کون ہیں، اور حضرت مہدی موعودؑ کون ہیں بندگی میراں سید محمودؒ کے لئے ممکن نہیں تھا، جب آپ کی حیرت بڑھ گئی اور آپ اس کشمکش و پیچ میں مبتلا ہو گئے کہ شرفِ نیاز حاصل کروں اور ملوں تو پہلے کس سے ملوں؟ اسی پس و پیش کی حالت میں آپ کھڑے تھے کہ حضرت مہدی موعودؑ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "بھائی سید محمود! آپ جدِ مکرم ہیں، قدمبوسی کرو۔" تب معلوم ہو سکا کہ یہ ذاتِ اقدس حضورِ اکرم صلعم کی ہے اور بندگی میراں سید محمودؒ نے فوراً دونوں خاتمینؑ کی قدمبوسی[1] کا شرف

لہ قدمبوسی کرنے کی ہدایت، عالمِ رؤیا میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی طرف سے بندگی میراں سید محمودؒ کو دی گئی ہے مطلع الولایت (مطبوعہ ص۹۷) تصنیف حضرت بندگی میراں سید یوسف بن حضرت بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ میں یہ ہدایت مذکور ہے۔ ۱۲ "مولف"۔

(مزید) یہ بات کہ "قدمبوسی" کا عمل اسلام میں کب سے رائج ہے؟ حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلعم کے وقت سے ہی یہ عمل رائج ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلعم کی قدمبوسی کی گئی اور آپؐ نے اسکو جائز رکھا جیسا کہ حدیث میں درج ہے

عن صفوان بن عسالٍ قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ

Goto Main List

(حاشیہ مسلسل) ـــــ

صاحبہ لاتقل نبیٌّ انہ لو سمعك لکان لہ اربع اعینٍ فاتیا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع اٰیات بیّنٰت فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللّٰہ شیئاً ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق ولا تمشوا ببریٍٔ الٰی ذی سلطانٍ لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الرّبٰوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبّلا یدیہ ورجلیہ قال نشھد انّك نبیٌّ .... الخ (حدیث نمبر ۴۵۱، مشکوٰۃ المصابیح جلد اول)

ھٰذا حدیث حسن صحیح ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) ۔

(ترجمہ) صفوان بن عسّال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا میرے ساتھ اس نبی صلعم کی طرف چلو۔ اس کے دوست نے اس کو کہا، اسے نبی مت کہہ۔ اگر اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی آنکھیں چار ہوں گی اور وہ دونوں رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ اور آپ سے نو احکام ظاہر، پوچھے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک[۱] نہ ٹھیراؤ اور چوری[۲] نہ کرو اور زنا[۳] نہ کرو اور اس جان[۴] کو نہ مارو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ کسی[۵] بے گناہ کو بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کردے اور جادو[۶] نہ کرو اور سود[۷] نہ کھاؤ اور پاک[۸] دامن عورت کو بہتان نہ لگاؤ، اور لڑائی[۹] کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ نہ پھیرو اور تم پر اے یہود خاص طور پر واجب ہے کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ راوی نے کہا ان دونوں نے آپ کے (رسول اللہ صلعم کے) دونوں ہاتھ چوم لئے اور دونوں پاؤں چوم لئے۔ (یعنے قدمبوسی کی)۔ اور کہا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے نبی ہیں۔ الخ

(وضاحت) پس حدیث مذکورۂ بالا کی عربی عبارت فقبّلا یدیہ ورجلیہ یعنی ان دونوں نے رسول اللہ صلعم کے دونوں ہاتھ چومے اور قدمبوسی کی۔" سے یہی بات ثابت ہے۔

حدیث مذکورۂ بالا جس کے راوی صفوان بن عسّال ہیں صحاح ستہ میں سے ترمذی، ابوداؤد اور نسائی میں مندرج ہے ترمذی شریف میں یہ حدیث "ابواب الاستیذان والادب" کے تحت، باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجل کی سرخی کی ذیل میں درج ہے (ترمذی جلد دوم مطبوعۂ مصر، حدیث نمبر ۲۸۷۷)۔

حضرت ثانی مہدی رض کو خواب میں حضرت مہدی علیہ السلام کی جانب سے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی (مسلسل)

Goto Main List

حاصل کیا۔ پس دونوں محمدین خاتمین علیہما السلام حضرت ثانی مہدیؓ کا دایاں اور بایاں ہاتھ اپنے اپنے مبارک ہاتھوں میں لے کر انھیں مکان کے اندرونی حصہ سے جہاں آپ کا بستر تھا باہر مکان کے صحن میں لے آئے اور ارشاد فرمایا کہ "بھائی سید محمود! اب یہ جگہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے، جلد چلے آؤ"۔ بس اتنے میں آپؓ خواب سے ہوشیار ہوئے اور خود کو مکان کے صحن میں اسی جگہ کھڑا پایا "جہاں خواب کی حالت میں دونوں خاتمینؑ نے آپ کو لاکر چھوڑا تھا۔ پس وہیں کھڑے رہ کر آپ نے حرم محترم بی بی کدبانوؓ کو آواز دی اور بلایا۔ بی بی موصوفہؓ اُٹھ کر جلدی جلدی تشریف لائیں۔ حضرتؓ نے ان سے خواب میں دیکھا ہوا معاملہ بیان کرکے فرمایا کہ "اب بندہ مکان کے اندر نہیں آئے گا کیونکہ حضرت رسول اکرمؐ اور مہدی مراد اللہؑ نے بندہ کو اس گھر سے علٰحدہ کرکے چلے آنے کا حکم دیا ہے۔ اگر تم کو بندہ کا ساتھ منظور ہو تو بخوشی چلی چلو ورنہ اللہ تعالیٰ جو کچھ پہنچائے گا بندہ ضروریات اور نفقہ کے ضمن تمہیں بھجوا دے گا، تم یہیں رہ سکتی ہو"۔ حضرت بی بی کدبانوؓ نے فرمایا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلتی ہوں۔ جب آپ تشریف لے جا رہے ہوں تو میں یہاں کیوں رہوں؟" تب حضرت نے انھیں بھی تیار ہو جانے کے لئے فرمایا اور حضرت بندگی میراں سید محمودؓ نے وہیں ٹھیر کر بی بی موصوفہ سے کہہ کر باقی رتی باقی کے ذریعہ قرآن اور شمشیر منگوائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بی بی موصوفہؓ کو ان دنوں حضرت بندگی میراں سید عبدالحی روشن منورؒ کا حمل مبارک تھا۔ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا نے اپنا شخصی مال و اسباب جو آپ کے والد ملک عثمانؒ نے آپ کو دیا تھا حضرتؓ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرکے عرض کیا "یہ سب آپ کو اللہ نے دیا ہے۔" اگر کسی کی کچھ ادائی یعنی سپاہیوں کی تنخواہ وغیرہ آپ کے ذمہ رہ گئی ہو تو اس میں سے ادا

(حاشیۂ مسلسل) ـــــ کرنے کا حکم دیا گیا تھا تو اس کی صحت میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے؟ جبکہ نبی کریم صلعم نے خود بھی "قدمبوسی" کو قبول فرمایا اور اس کو روا رکھا ـــ (کیونکہ یہ ثابت نہیں کہ آپ نے قدمبوسی کرنے والوں کو اس عمل سے کسی بھی صورت میں بھی روکا ہو اور ممانعت فرمائی ہو)۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

فرما دیجئے، اس کے بعد جو کچھ بچ رہے اس کو سفر کے دوران خرچ فرما لیجئے۔ اس میں زیور کے تین ڈبے بھی شامل تھے۔ بی بی موصوفہؓ کے اس ایثار فی سبیل اللہ سے بندگی میراں سید محمودؓ بہت خوش ہوئے اور جتنا جلد ممکن ہو سکا تھوڑا بہت فروخت کروا دیا اور ضروری امور کی تکمیل کے بعد، جو کچھ بچا اس کو سفر کے دوران خرچ کر دینے کا حکم فرمایا۔ روایت ہے کہ ڈیڑھ سیر سونا بچا تھا جو چاپانیر سے روانہ ہو کر براہ احمد آباد و پٹن ایک دو منزل پہنچنے تک ختم ہو گیا۔[۱]

حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کی چاپانیر سے روانگی اور سفرِ خراسان

روایات میں اس کی تھوڑی سی تفصیل یوں آئی ہے کہ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ ضروری امور کی تکمیل کے بعد حرمِ محترم بی بی کدبانوؓ کے لئے بہیلی (قدیم سواری) خرید کر آپ کے چلنے کا انتظام کیا اور چاپانیر سے روانہ ہوئے۔ پہلے احمد آباد پہنچے، احمد آباد سے پیراں پٹن تشریف لائے۔

حضرت شاہ نعمتؓ اور میاں شیخ کبیرؓ نے بھی امامنا مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں فرہ مبارک واپس لوٹ کر جانے کے ارادہ سے احمد آباد سے اپنا سفر شروع کیا۔ اس وقت امام علیہ السلام کے سینکڑوں مصدقین، ترکِ دنیا کر کے امامنا علیہ السلام کی صحبت اختیار کرنے، بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے ساتھ ہو گئے۔ گروہِ امامنا میں ان کو "رحمۃ اللّٰہی" لوگ کہا جاتا ہے۔ اسی دوران حضرت امامناؑ کے بہت سارے مرید اور خادموں نے جو احمد آباد اور اطراف واکناف میں رہتے تھے، بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی خدمت بجا لائے اور آپ کے ذریعہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام

۱؎ مطلع الولایت مطبوعہ صہ۹۷

۲؎ خاتم سلیمانی کے مولفؒ نے رادھن پور تک لکھا ہے۔ ۱۲ "طابع"۔

۳؎ "ڈیڑھ سیر" سونا دو تین آدمی کے سفر خرچ میں (ایک بہیلی کے خریدنے کے بعد) صرف دو تین منزل ہی میں ختم ہو جانے کی اس متواتر روایت سے معلوم یہی ہوتا ہے کہ اس وقت سونے کی بازاری قیمت فی تولہ تین یا چار روپے سے زیادہ نہیں تھی۔ یعنی ڈیڑھ سیر سونا زیادہ سے زیادہ پانچ سو روپے سے زیادہ مالیت کا نہیں تھا۔ ایک بہیلی کی خریدی کے بعد جو پیسے بچے تھے وہ ان دو تین حضرات کیلئے صرف دو تین منزل یعنی پٹن یا رادھن پور تک کام آئے اس کے بعد آگے خرچ کیلئے پیسے نہیں تھے جیسا کہ متن روایت سے ظاہر ہے۔
فقیر سید محمدؒ غفرلہٗ

Goto Main List

کی خدمتِ اقدس میں بہت سارا مال و زر بطورِ فتوح روانہ کیا۔ اس قافلہ کے ساتھ حضرت شاہِ نعمتؒ پیراں پٹن تشریف لائے۔

ان ہی دنوں، پیراں پٹن میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کے پاس بھی مصدقین مہدیؑ سے چند اور اشخاص ترکِ دنیا کر کے آئے اور فرہ مبارک جانے کے لئے آپ کے ہمراہ ہو گئے۔ امامنا علیہ السلام کے مصدقین اور خدمار، کے علاوہ بندگی میاں سید خوندمیرؒ سے محبت رکھنے والے افراد جو پیراں پٹن کے اطراف رہا کرتے تھے انھوں نے بھی نہ صرف میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کی خدمت کی بلکہ حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے بہت سی فتوح آپؒ کے حوالے کی۔ بادشاہ گجرات سلطان محمود کی بہنیں راجے مرادی اور راجے سوں جو تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہو چکی تھیں، ان دونوں بہنوں نے بھی بندگی میاں سید خوندمیرؒ کے ذریعہ اعلیٰ قیمتی کپڑے کے کئی سو جوڑے، کئی سو سکےؔ اور خاص قسم کی دو تلواروں کے علاوہ بہت ساری فتوح بھی میاںؒ کے ذریعہ روانہ کی۔

الغرض بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؒ جب چاپانیر سے براہِ احمد آباد پیراں پٹن تشریف لائے۔ اس وقت وہاں حضرت بندگی شاہ نعمتؒ بھی احمد آباد سے پہنچ چکے تھے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت ثانی مہدیؒ فرہ مبارک چلنے کے ارادہ سے پیراں پٹن تشریف لا چکے ہیں تو آپؒ نے جا کر حضرت بندگی میراں سید محمودؒ سے ملاقات فرمائی۔ حضرت بندگی شاہِ نعمتؒ نے بھی ملاقات فرمائی۔ ان تینوں ہستیوں کی ملاقات، پیراں[۱] پٹن میں ہوئی اور ایک ہی جگہ[۲] جماعت سے نماز ادا ہوئی۔ (دفترِ شاہ برہانؒ ک ۲ ب)

---

[۱] بعض قومی کتب میں اس ملاقات کا مقام رادھن پور بتایا گیا ہے۔ نصر پور سے گجرات تشریف لانے کے بعد حضرت صدیق ولایتؒ پیراں پٹن میں ٹھہرے اور وہیں سے قاصد کے ذریعہ چاپانیر میں حضرت بندگی میراں سید محمودؒ کو پیام کہلوایا تھا کہ حضرت مہدی موعودؑ نے اس بندہ کو آپ کے لانے کے لئے روانہ فرمایا ہے۔ اگر سلطان محمود آپ کو

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Goto Main List

بندگی میراں سید محمودؓ کے پاس، سفر خرچ ختم ہو جانے پر صدیق ولایتؓ نے اپنی اور حضرت مہدی موعودؑ کی تمام فتوح پٹن میں ثانی مہدیؓ کو دے دی

بندگی میراں سید محمودؓ نے اپنے پاس کا زادِ راہ ختم ہو جانے پر حضرت شاہ نعمتؓ سے جن کے تعلق سے آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ ان کے پاس فرہ میں حضرت امامناؑ کی خدمتِ اقدس میں پہنچانے کے لئے بہت ساری فتوح موجود ہے جو امامناؑ کے مریدوں اور خادموں نے آپ کے ذریعہ بھجوائی ہے۔ نیز اس خیال کے تحت بھی کہ حضرت شاہ نعمتؓ عمر میں کافی بڑے ہیں اور امامنا علیہ السلام کی صحبت میں بھی زیادہ رہے ہیں، اپنے زادِ راہ کی خاطر کچھ قرضِ حسنہ منگوایا مگر بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے جواب میں فرمایا کہ "بندہ کے پاس اپنا خرچ تو تھوڑا ہی ہے اور حضرت امام علیہ السلام کی فتوح میں یہ بندہ کیسے خیانت کر سکتا ہے؟ یہ بندہ امانت دار ہے۔" اس جواب پر بندگی میراں سید محمودؓ نے خاموشی اختیار فرمالی۔ اس واقعہ کی اطلاع جب حضرت صدیق ولایتؓ کو ملی تو خود آپؓ بندگی میراں سید محمودؓ کے پاس پہنچے اور آپ سے ملاقات فرمائے۔ اس کے ساتھ اس تمام فتوح کو جو اللہ تعالیٰ نے صدیقِ ولایتؓ کو پہنچائی تھی، حضرت ثانی مہدیؓ کو پیش کر کے فرمایا کہ "یہ تمام فتوح اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہنچایا ہے، للّٰہ قبول فرمائیے۔" اس کے علاوہ حضرت امام آخرالزّماں مہدی موعودؑ کے مریدوں اور خادموں نے حضرتؑ کی خدمتِ اقدس میں پہنچانے کے لئے بھی جو فتوح حوالہ کی تھی صدیق ولایتؓ نے اس کو بھی پیش کر کے فرمایا کہ "یہ سب خوندکار کے والدِ ماجد کا ہی ہے اس لئے آپ کی جیسی مرضی اور ضرورت ہو خرچ فرمائیے۔ پھر کمالِ خلوص و محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میراں جی کی ذات تو ہمیں یہیں مل چکی ہے، اب فتوح کو وہاں لے جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟" خلوص اور محبت بھری ان باتوں

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ـــ رخصت ہونے نہیں دے رہا ہے تو مطلع فرمائیے تاکہ بندہ خود آکر کسی طرح آپ کو لے چلے۔" جواب میں بندگی میراں سید محمودؓ نے کہلوایا تھا کہ "بھائی سید خوندمیر سے کہو کہ وہ کچھ توقف کریں" ـــ اسی انتظار میں "صدیق ولایت" پیراں پٹن میں ٹھیرے رہے۔ بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اس وقت جبکہ آپؓ فرہ مبارک جانے کا عزم مصمم کر کے چاپانیر سے روانہ ہوں تو ظاہر ہے کہ پیراں پٹن ہی آپ کی اگلی منزل ہوگی جہاں بندگی میاں سید خوندمیرؓ آپ کے منتظر تھے۔ اس لحاظ سے پیراں پٹن ہی مقامِ ملاقات درست معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

سے حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ بہت خوش ہوئے اور پیش کی ہوئی فتوح میں سے اپنی ضرورت کے مطابق کچھ قبول فرمالیا، پھر سب یکساتھ فرہ مبارک کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔

حضرت صدیق ولایتؓ وغیرہ کے قافلہ کی پیراں پٹن سے فرہ کو روانگی۔

منقول ہے کہ پیراں پٹن سے جب ان تمام حضرات کرامؓ کا قافلہ فرہ مبارک کو روانہ ہوا تو دوران سفر میں حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی ضروریات کی دیکھ بھال فرمائی اور ہر طرح آرام کا خیال رکھا، ہر وقت پیش قدمی کر کے اگلی منزل کو چند برادروں کے ساتھ پہلے خود پہنچ جاتے اور حضرت ثانی مہدیؓ کے تشریف لانے سے پہلے آپ کے قیام کے لئے مناسب جگہ کا انتظام فرماتے اور تمام ضروری چیزیں مہیا کر دیتے تھے۔ اس طویل سفر میں حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ کی ایسی ہی مخلصانہ خدمت فرمائی۔ آپ کو ہر وقت یہی خیال رہتا تھا کہ حضرت ثانی مہدیؓ کو کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

الغرض حضرت ثانی مہدیؓ، حضرت صدیق ولایتؓ، حضرت شاہ نعمتؓ، میاں شیخ کبیرؓ وغیرہ جماعتِ کثیر کے ساتھ جب فرہ کے قریب پہنچے اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے حضور میں کسی نے آگے جاکر ان حضرات کے آنے کی خبر پہنچائی تو حضرت امام علیہ السلام سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور نہایت ہی محبت اور شفقت کے ساتھ دریافت فرمایا کہ وہ سب ابھی کتنی زیادہ دور ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ میراں جی! معلوم ہوا ہے کہ قریب آچکے ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت میراں علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ ابھی کتنی دُور ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اور قریب آچکے ہیں۔ دو تین بار اسی طرح آپؑ نے دریافت فرمایا۔ حضرت میراں علیہ السلام کو اس طرح غیر معمولی انداز میں خوش دیکھ کر بی بی بونجیؓ نے عرض کیا کہ "آج حضرت کے مبارک چہرہ سے غیر معمولی خوشی ظاہر ہورہی ہے۔" حضرت امام علیہ السلام نے ہندوستانی زبان میں ارشاد کیا " ہاں، جس کا پوت پوت ہو کر آرہا ہو اس کا دل کیوں خوش نہ ہووے؟ پھر فرمایا، خوشی اس بات کی ہے کہ ایسی ذاتیں آرہی ہیں جن کے روبرو کئی ایک مہدی ہادی ہوں گے۔" بی بی بونؓ نے پھر دریافت کیا کہ میراں جی! وہ کون لوگ ہیں؟ جواباً فرمایا کہ برادرم سید محمود اور برادرم سید خوندمیر ہیں۔"

ملک سلیمانؓ نے لکھا ہے کہ سیدین صالحینؓ وغیرہ گجرات سے ذی قعدہ ۹۰۹ھ کے آخری

Goto Main List

دنوں میں روانہ ہوئے اور چھ مہینے کے صبر آزما سفر کے بعد (یعنی جمادی الاول سنہ ۹۱۰ھ کے آخری دنوں میں) حضرت مہدی موعودؑ کی خدمتِ اقدس میں فرہ پہنچے۔ جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام کو نصر پور سے روانہ ہوکر قندھار میں قیام فرماتے ہوئے فرہ مبارک کو تشریف لائے ہوئے تین مہینے گزرے تھے۔

سیدین رضی اللہ عنہما کی فرہ میں آمد۔ حضرت مہدی موعودؑ کی قدمبوسی کا شرف حاصل کرنا

الحاصل جب سیدین صالحینؓ وغیرہ، حضرت میراں علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں فرہ پہنچے تو آپ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کو سینہ سے لگالیا مبارک آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے۔ حضرت ثانی مہدیؓ بھی حد سے بڑھی ہوئی خوشی کی وجہ اپنے آنسو روک نہ سکے۔ پھر حضرت میراں علیہ السلام نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو بڑی ہی شفقت ومحبت اور نہایت قدردانی کے ساتھ سینہ سے لگالیا۔ سیدین صالحینؓ کے ملنے کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی ؎

بایدشکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

یعنی محبوب کے لئے تمام عالم سے رشتہ توڑلینا لازمی ہوتا ہے۔ ہاں! محبوب کی خاطر دونوں عالم سے (رشتہ) توڑلیا جاتا ہے۔

پھر اسی طرح حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ اور دوسرے تمام برادروں کو کمالِ محبت اور مہربانی کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام نے شرفِ ملاقات عطا فرمایا اور سبھوں کو حضرت میراں علیہ السلام نے قدمبوسی سے مشرف فرمایا۔

حضرت میراں علیہ السلام سے حضرت ثانی مہدیؓ کا عرض حال کرنا

ملاقات، پیش کشی سلام وحصولِ قدمبوسی کے کچھ دیر بعد ہی حضرت ثانی مہدیؓ نے حضرت میراں علیہ السلام کے حضور میں، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی سچی محبت، ہمدردی اور سفر پر روانگی کے وقت کی ابتدائی گفتگو دورانِ سفر کے عمدہ سلوک کے واقعات کا تذکرہ کیا اور عرض کیا کہ میراں جی میں خدمتِ عالی میں کیونکر نہ آتا کہ سید خوندمیرؓ نے میرے ساتھ بہت حسن سلوک کیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں کیا تعجب ہے کیونکہ وہ تمہارے

Goto Main List

"برادر" ہیں۔ پھر بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر برادرم سید خوندمیر راستہ میں نہ ہوتے تو یہ بندہ راستہ ہی میں جان دے دیتا، لیکن سید خوندمیرؓ نے ہمارے ساتھ بہت بھلائی کی۔ نیز حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ "اس میں کیا تعجب ہے، سید خوندمیر تمہارے برادرِ حقیقی ہیں"۔ نبی کریم صلعم کی زبانِ مبارک سے بھی اسی نوعیت کے بعض "رشتوں" کا ثبوت ملتا ہے۔[1]

---

[1] حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے فرہ کے اس سفر کے دوران بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی طرف سے آرام رسانی، خلوص اور محبت کے اظہار کا تذکرہ جب اماناحضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تو حضرت مہدیؑ علیہ السلام نے نہایت مسرت سے فرمایا کہ اس میں کیا تعجب ہے کیونکہ وہ تمہارے "برادر" ہیں۔ نیز یہ فرمایا کہ سید خوندمیر تمہارے "برادر حقیقی" ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا "برادر" ہیں فرمانا۔ یا۔ "برادر حقیقی" ہیں فرمانا ایک ہی نوعیت کا ہے اور ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک موقعہ پر حضرت نبی کریم صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو "علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں" فرمایا تھا۔ چنانچہ مروی ہے:۔

عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیاً منی وانا منہ الخ (رواہ الترمذی)۔	عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے الخ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

(حدیث نمبر ۵۸۲۹/۴، مشکوۃ جلد دوم صفحہ ۵۹۵)۔

اس کے علاوہ کسی موقعہ پر حضرت نبی کریم صلعم نے حضرت سعدؓ کو جن کی کنیت ابی اسحاق ہے اور وہ ابی وقاص مالک بن وہیب کے بیٹے تھے، فرمایا کہ "سعد میرے ماموں" ہیں حالاں کہ آپ کی والدہ کے سعدؓ بھائی نہیں تھے بلکہ بات صرف ایسی تھی کہ سعدؓ قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور نبی کریم صلعم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں، محض "یک قبیلہ" ہونے کی نسبت سے سعدؓ کو اپنی والدہ کا بھائی اور اپنا ماموں فرمایا۔ چنانچہ مروی ہے:۔

عن جابر بن عبداللہ قال اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذا خالی الخ	روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سعدؓ آئے تو نبی صلعم نے فرمایا، یہ میرے ماموں ہیں۔ الخ (ترمذی جلد دوم صفحہ ۴۸۶)۔

ایک اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے زیدؓ (بن حارثہ) کو فرمایا کہ "تو میرا بھائی ہے"۔ چنانچہ یہ بات حضرت حمزہؓ کی صغیرسن صاحبزادی امامہ کے واقعہ کے ضمن میں فرمائی جو مکہ میں رہ گئی تھیں، جیساکہ مروی ہے:۔

Goto Main List

حاشیہ بسلسلۂ صفحہ گزشتہ

وعن البراء بن عازب قال صالح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلٰثۃ اشیاء علی انّ من اتاہ من المشرکین ردّہ الیھم ومن اتاھم من المسلمین لم یردوہ وعلی ان یدخلھا من قابل ویقیم بھا ثلٰثۃ ایام فلما دخلھا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولھا علیؓ فاخذ بیدھا فاختصم فیھا علی و زید وجعفر فقال علیؓ انا اخذتھا وھی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی وخالتھا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الاُمّ وقال لعلیٍ انت منی وانا منک و قال لجعفر اشبھت خَلقی وخُلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا ۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن تین چیزوں پر صلح کی ایک یہ کہ مشرکوں میں سے جو آپ کے پاس آئے واپس کر دیا جائے گا اور جو مسلمانوں میں سے مشرکوں کے پاس چلا جائے تو وہ اس کو واپس نہیں کریں گے اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں اور تین دن ٹھہریں۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور معینہ مدت پوری ہوئی تو آپ نے نکلنے کا ارادہ کیا، حضرتؐ کے پیچھے حضرت حمزہؓ کی لڑکی آئی، پکارنے لگی، اے میرے چچا، اے میرے چچا! حضرت علیؓ نے اس کو پکڑ لینا چاہا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ حضرت حمزہؓ کی اس لڑکی کی پرورش میں جھگڑنے لگے۔ علیؓ نے کہا، میں نے اسے پہلے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ جعفرؓ نے کہا میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ زیدؓ نے کہا میری بھتیجی ہے۔ آپؐ نے حمزہؓ کی بیٹی (امامہ) کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کو اس کی خالہ لے جائے، فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ جعفرؓ (حضرت علیؓ کے بھائی) کو فرمایا تو میری پیدائش میں مشابہ ہے اور میرے خُلق میں۔ زیدؓ (بن حارثؓ) کو فرمایا تو میرا بھائی ہے اور میرا مولا ہے۔

(مشکوٰۃ جلد اول ص۳۰۷، وسیرت النبیؐ حصہ اول ص۵۰۴)۔

احادیث مندرجۂ صدر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے بارے میں فرمایا ہے، علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ نیز سعدؓ (بن ابی وقاصؓ) کے تعلق سے فرمایا ہے "یہ میرے ماموں ہیں"۔ اور زیدؓ (بن حارثؓ) کو فرمایا "تو میرا بھائی" ہے۔ حالانکہ سعد بن ابی وقاصؓ بی بی آمنہ کے بھائی نہ تھے اور زیدؓ حارثہ کے بیٹے تھے بلحاظ نسب آپؐ کے بھائی نہ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس محبت، شفقت اور تلطف اور مہربانی کے

(مسلسل)

Goto Main List

حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت صدیق ولایتؓ ہر دو کو مسلسل چھ مہینے دن اور رات اماماؑ کی تفہیم و تعلیم حاصل کرنا

حضرات سیدین صالحینؓ کے فرہ آنے کے بعد حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ چھ مہینے رہی۔ ان چھ مہینوں میں آپ ہر روز پورا دن حضرت بندگی میاں سیّد محمود ثانی مہدیؓ کے حجرہ میں اور رات پوری حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حجرہ میں ہر دونوں کی تفہیم و تعلیم میں مصروف رہا کرتے تھے۔ بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو "سرِ نبوت" اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو "سرِ ولایت" نیز تمام صوری و معنوی فیوض اور علوم لدنّیہ کی کامل تعلیمات سے بہرہ ور اور مکمل طریقہ پر سیراب فرمایا۔ ان چھ مہینوں میں تفہیم و تعلیم کے ساتھ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم سے سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے حق میں اس قدر زیادہ بشارتیں عنایت فرمائی ہیں۔ اور ایسے پُر عظمت مناقب بیان فرمائے ہیں کہ ان کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ ان ایک سو اسّی راتوں میں (یعنے چھ مہینے کی تفہیم و تعلیم سرِ نبوت اور سرِ ولایت میں) حضرت خاتم الاولیاء، تاج الاذکیا، سراج الانبیاء، حاکم الاصفیاء، امام آخر الزماں مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ایسی افضل ترین عنایتیں اور بشارتیں کہ جن کی جتنی زیادہ تعریف بیان کی جائے وہ اس سے بھی کہیں بڑھی چڑھی تھیں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ اور سیرتِ مہدی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے حاصل کیں اور

(تکملہ حاشیہ صفحہ ماسبق) ــــ تحت علیؓ کو مجھ سے ہے فرمایا، سعدؓ کو میرے ماموں ہیں فرمایا، زیدؓ (ابن حارثہ) کو "میرا بھائی ہے" فرمایا۔ علیؓ کو "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" فرمایا۔ اسی طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی سے اس موقعہ پر (یا آگے ایسے ہی کسی موقعہ پر) حضرت مہدی علیہ السلام کے اس قول کا کہ سید خوندمیرؓ تمہارے برادر (بھائی) ہیں یا برادرِ حقیقی ہیں، اسی محبت، شفقت اور تلطف اور مہربانی کے تحت صادر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بعضوں نے "برادرِ حقیقی" سے مراد "برادرِ حقیقت" بھی لیا ہے۔

گروہ مہدویہ میں سیدین صالحینؓ کے درمیان جو مساوات ثابت ہے متقدمین و سلف صالحین کے نزدیک دیگر دلائل کے علاوہ اماماعلیہ السلام کے اس قول سے بھی تساوی ہی مراد لی گئی ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہٗ۔

Goto Main List

جو اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل سے صادق العقیدہ اور صاحبِ اخلاص ہستیوں پر ظاہر ہوئی تھیں ان میں سے چند بشارتیں اور منقبتیں انشاء اللہ العزیز آگے بیان کی جائیں گی تاکہ ناظرینِ باتمکین کی محبت، عشق اور ایمان میں زیادتی ہو۔

چوتھا باب

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حاملِ بارِ امانت، سلطانِ نصیر بدرِ منیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؔ کے حق میں پٹن سے فرہ میں (امامناؑ کے وصال مبارک تک) عنایت فرمائی ہوئی بشارتوں کے بیان میں۔

فرہ پہنچنے کے بعد، سیدین صالحینؓ کو چھ مہینے تک حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت صحبت حاصل رہی خصوصاً آخری چار مہینے یعنے ۱۲۰ دن سیدین صالحین رضؔ مخصوص تعلیماتِ لدنّی سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں امامنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں ذواتِ مقدسہ کے حق میں بے انتہا بشارتیں اور اَن گنت مناقب بیان فرمائے۔ اکثر بشارتیں ایسی ہیں جو دونوں ہستیوں کے حق میں مشترکہ ہیں اور بعض ایسی ہیں جو حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ، کی ذاتِ اقدس سے مخصوص ہیں اور بعض ایسی ہیں جو حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ، کی ذاتِ اقدس سے مخصوص ہیں۔

یہاں تالیفِ ہذا کے موضوع کی مناسبت سے نہ صرف "مشترکہ" بشارتوں کو بلکہ ایسی بشارتوں کو جو بندگی میاں صدیقِ ولایت رضؔ کے حق میں مخصوص ہیں اور جو پٹن سے فرہ میں امامنا علیہ السلام کے وصال مبارک تک عنایت ہوئیں، اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس باب میں یکجا درج کیا جارہا ہے تاکہ معزز مومنین ومومنات، فضائل ومناقبِ سیدین صالحین رضؔ سے کماحقہ، واقف رہ کر ان ذواتِ مقدسہ سے اپنی عقیدت اور محبت کو اس انداز میں قائم وبرقرار رکھ سکیں کہ وہ ان

Goto Main List

سب کے لئے روحانی ارتقار اور فیض بخشی کا باعث بنے۔ اس طرح انھیں اپنے ایمان میں زیادتی اور آخرت میں فائدے حاصل کرنے کا زیادہ موقع مل سکے گا۔ امامنا علیہ السلام کی طرف سے بیان کردہ بشارتوں اور مناقبِ عالیہ سے قوم کے نزدیک بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور بندگی میاں سیّد خوندمیر صدیق ولایتؒ کی تساوی اور تسویت بھی ثابت ہے۔

واضح ہو کہ دوسرے اور تین خلفائے عظامؒ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ حضرت بندگی میاں شاہِ نظامؒ اور حضرت بندگی میاں شاہِ دلاورؒ کے حق میں بھی علٰحدہ علٰحدہ طور پر امامنا علیہ السلام نے جو فضائل اور مناقب بیان فرمائے ہیں چونکہ ان کی واقفیت بھی مومنین اور مومنات کو ایسے ہی بیش بہا فوائد پہنچاتی ہے۔ اس لئے انشاء اللہ العزیز ان کے بیان کے لئے بھی علٰحدہ تالیف کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

فصل (۱)

گجرات، پٹن اور حضرت صدیق ولایتؒ کی ذات سے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ سے واپسی کے بعد، احمد آباد میں تاج خان سالار کی مسجد میں، جو جمال پور کے دروازہ کے قریب ہے نزولِ اجلال فرمایا اور وہاں ڈیڑھ سال تک قیام فرمایا۔ زمانۂ قیام میں یہاں خاتمِ ولایتؑ کے فیض رساں بیانِ قرآن سننے کی خاطر، ہزاروں افراد کا مجمع ہوا کرتا تھا، لوگ نہ صرف آپ کے اطراف جمع رہتے تھے بلکہ وسیع و کشادہ مسجد اور اس کے صحن میں ہر طرف جمع رہا کرتے۔ اس کے علاوہ مسجد کی دیواروں اور درختوں پر بھی چڑھ کر بیانِ قرآن سنا کرتے تھے۔ حضرت میراں علیہ السلام کا یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ آپ کا بیانِ قرآن نزدیک اور دور کے سبھی سننے والوں کو ایک ہی انداز سے صاف اور واضح طور پر سنائی دیتا تھا۔ حضرت میراں علیہ السلام کے ایسے معجزے اور انبیاء کی طرح آپ کے اخلاق اور اوصاف نیز معتقدین کی اس بے انتہا کثرت کو دیکھ کر، تعصب پسند علماء نے بادشاہِ وقت کو غلط باور کرا کر آپؑ کا وہاں سے اخراج کرایا تھا۔

Goto Main List

چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام احمد آباد سے ہجرت فرما کر سولا سانتیج سے ہوتے ہوئے پیراں پٹن تشریف لے گئے تو اسی موقعہ پر آپ نے گجرات، پٹن اور حضرت صدیق ولایتؓ کے حق میں بشارتیں عنایت فرمائیں۔ ان بشارتوں کی ابتدا کا یہی زمانہ ہے۔ جیسا کہ ہم پچھلے صفحات پر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ بشارتوں کے باب کی مناسبت سے یہاں اختصار کے ساتھ انھیں پھر ایک بار مکرر درج کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ گجرات[۱] کا ملک عشق کی کان ہے۔

۲۔ گجرات[۲] کا ملک تمام ممالک میں انگوٹھی میں نگینہ کے مماثل ہے۔

۳۔ تمام ممالک میں گجرات[۳]، انگوٹھی میں نگینہ کے مانند ہے۔

۴۔ دنیا انگوٹھی ہے اور گجرات[۴] نگینہ ہے۔

۵۔ عشق جونپور سے اٹھا اور گجرات[۵] نے اس کو جھیل لیا۔

۶۔ عشق جونپور سے اُٹھا اور گجرات[۶] پر برسا اور فرہ میں دفن ہوا۔

(آنحضرت میراں علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے قبل از قبل فرہ مبارک میں وصال ہونے کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ اس لئے آپؑ نے یہاں " دفن ہوا " (مدفون شد) فرمایا۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے تعلق سے فرمایا:-

۷۔ اس مرد گجراتی[۷] نے اس بندہ کو عاجز کر دیا ہے۔

۸۔ یہ گجراتی مرد[۸] ہم کو تھکا دیتا ہے۔ الخ۔

---

[۱] شواہد الولایت ب۱۵۔ خاتم سلیمانی ریاض ۱، گ۴، چ۲۔ اخبار الاسرار باب۲، تفصیل ۲۔

[۲] شواہد الولایت ب۱۵ [۳] شواہد الولایت ب۱۵ [۴] خاتم سلیمانی ض۱، گ۴، چ۲

[۵] شواہد ب۱۵ [۶] انصاف نامہ ب۱۸ [۷] خاتم سلیمانی گ۶، چ۲

[۸] شواہد ب۲۷

Goto Main List

پٹن کی نسبت بشارتیں :

حضرت میراں علیہ السلام جب پٹن کے حدود میں تشریف لائے اور شہر کے درخت نظر آنے لگے تو فرمایا :

۹ ۔ یہاں سے عشق کی بو آرہی ہے ۔[1]

پھر آپ نے پٹن شریف کی مسجدوں کے مینار دیکھے اور فرمایا :

۱۰ ۔ یہاں ایمان کی بو آتی ہے[2] ——— پھر فرمایا

۱۱ ۔ نہر والہ مومنوں کی کان ہے ۔[3]

پٹن میں بندگی میاںؒ کی ذات کی نسبت بشارتیں

ملک بخنؒ سے پہلی ملاقات ہوئی ۔ امامنا علیہ السلام سے ملک بخنؒ نے اپنی واپسی کے وقت مبہم طریقہ پر عرض کیا کہ " میں ایک ایسے شخص کو (میاں سید خوندمیرؒ کا نام نہ لے کر کہا) خدمت اقدس میں لانے کے لئے جاتا ہوں جس میں ایسی ایسی صفات حمیدہ پائی جاتی ہیں ، وہ دنیا سے بیزار اور حق تعالیٰ سے حد درجہ عشق رکھنے والا ہے " ——— میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۱۲ ۔ ہاں ملک برخوردار ! خدائے تعالیٰ بندہ کو اسی کے لئے لایا ہے[4] ۔

ملک بخنؒ ، امام علیہ السلام کے پاس سے واپس لوٹے اور جا کر میاں سید خوندمیرؒ سے حضرت امام علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر کیا ۔ بندگی میاں سید خوندمیرؒ سنتے ہی حضرت میراں علیہ السلام کی قیام گاہ پر پہنچے ۔ باہر تشریف لا کر میاں سید خوندمیرؒ کو دیکھتے ہی حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :۔

۱۳ ۔ " آؤ میرے بھائی سید خوندمیرؒ ۔"[5] ——— پھر ارشاد فرمایا :

۱۴ ۔ ہم اور تم یک جدی ، حسینی سید ہیں[6] ۔

---

[1] خاتم ، گ ۲ ، چ ۲ — [2] حاشیہ ۔ شواہد ب ۱۵ ، خاتم ص ۱ ، گ ۴ ، چ ۲

[3] خاتم سلیمانی ص ۱ گ ۴ چ ۲ — [4] شواہد ب ۱۵ ، دفتر اول ک ۲ ب ۳

[5] خاتم ص ۱ گ ۶ چ ۱ ، شواہد ب ۱۵ اخبار ب ۲ ت ۳ — [6] شواہد ب ۱۵

Goto Main List

یہی وہ موقعہ تھا جب کسی برادر کے اس عرض کرنے پر کہ میراں جی، ان کا نام "میاں خوندمیرؓ" ہے تو حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا:

۱۵۔ خیر جی (نہیں جی) ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں۔[۱]

حضرت میراں علیہ السلام کی نظر پڑتے ہی بندگی میاں سید خوندمیرؓ مستغرق بحق ہو گئے تھے۔ اماماعلیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا " برادرم سید خوندمیر! تم کو جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے ہم سے بیان کرو"۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمانے پر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے نماز کی حالت میں فرشتوں کے آنے اور جسم کے دو ٹکڑے کرنے اور کثافت کو دور کر دینے کے معاملہ کا ذکر کرنے کے بعد کہا کہ اس کے بعد ارشادِ خداوندی ہوا کہ تم اس احسان کے شکریہ میں ہمارے لئے کیا تحفہ لائے ہو؟ میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا تھا کہ خداوندا، مجھے بیوی اور بچے نہیں ہیں کہ میں انھیں تجھ پر قربان کردوں۔ البتہ "سَر کا یہ تحفہ حاضر کرتا ہوں"۔

اس پر ارشادِ خداوندی ہوا:

" اے سید خوندمیر! ہم تیرے سَر کے ہی خواہشمند ہیں، جو کوئی ہماری ذات کا طلب گار ہو۔ اسے اپنے سر سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے"۔

بندگی میاںؓ نے عرض گزرانی کہ " اے پاک پروردگار! یہ ایک سَر کیا ہے اگر سو سَر بھی ہوں تو تجھ پر قربان کردوں"۔

اس پر ارشادِ خداوندی ہوا:

۱۶۔ " یہ تمہارا سر ہماری امانت ہے جس وقت بھی ہم طلب کریں بلا عذر ادا کرنا چاہیے"۔[۲]

اس کے بعد بندگی میاںؓ کا سر آپ کے جسم پر رکھا جا کر حکم الٰہی ہوا:

۱۷۔ " ہم تجھ سے راضی ہوئے، تو جو چاہتا ہے مانگ ہم دیں گے"۔[۳]

---

۱ خاتم صلا گ چا۔ شواہد بلا، اخبار ب ت۔ ۲ دفتر اول شاہ برہان ک ۲ پ۔

۳ دفتر اول شاہ برہان ک ۲، ب

بندگی میاںؓ نے عرض کیا :

" ائے خدا ! میں تجھ سے تیری ذات مانگتا ہوں "۔ تین مرتبہ کی عرض اور جواب عرض کے بعد حکمِ خداوندی ہوا :

۱۸۔ " ہم نے اپنی ذات تجھے عنایت کر دی[۱] "۔

بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی زبان سے احوال و مکاشفات کی تفصیل حاضرین کو سنانے کی خاطر حضرت مہدی علیہ السلام نے اس سلسلہ میں جب فرمایا " برادرم سید خوندمیر ! تم کو جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے، ہم سے بیان کرو "۔ اور جب میاں سید خوندمیرؓ نے تمام احوال اور مکاشفات سنائے تو حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۱۹۔ " ہاں ! میرے بھائی سید خوندمیر، تم نے جو کچھ دیکھا، سچ ہے، خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے[۲] "۔

یہاں حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا کو دیکھنے والے کے حق میں بھی " خدا " جو فرمایا اس سے بندہ کا فانی فی اللہ، باقی باللہ ہو جانا مراد ہے[۳]۔

اسی سلسلہ میں پھر حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا :

۲۰۔ " جب تک بندہ کا یہ گوشت، پوست اور ہڈیاں، خدا نہ ہو جائیں، بندہ خدا کو نہیں دیکھتا[۴] "۔

یعنی اس سے بندہ کا اللہ کی ذات میں فنا ہو کر اللہ میں بقا حاصل کر لینا مراد ہے۔

پھر ارشاد فرمایا[۴] :

۲۱۔ " برادرم سید خوندمیر چراغ دان، بتی، اور تیل (سب کچھ) تیار کر کے لائے تھے۔ بس ولایت کے چراغ سے ان سب کو روشن کرنا باقی تھا۔ اب ولایت کے چراغ سے روشن کر دیا گیا ہے[۵] "

اس کے بعد آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ کی تلاوت کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے یوں مراد بیان فرمائی :۔

---

[۱] دفتر اول شاہ برہان ک ۲ ب ۳ [۲] شواہد باب ۱۵، نقلیات بندگی میراں سید عالمؒ، خاتم منا گ ۶ چ ۱، اخبار الاسرار ب ۲، تذکرۃ الصالحین ب ۱۔ [۳]، [۴] دفتر اول شاہ برہان ک ۲ ب ۳ [۵] شواہد ب ۱۵ خاتم گ ۶ چ ۱، تذکرۃ الصالحین ب ۱، مطلع الولایت، دفتر اول ک ۲ ب ۳، اخبار ب ۲ ت ۲۔

Goto Main List

۲۲ ۔ "مشکوٰۃ ، تمہارا سینہ ہے ۔"

پھر ارشاد فرمایا[۱] :

۲۳ ۔ "زُجاجۃ" سے مراد تمہارا دل ہے ۔

پھر ارشاد فرمایا[۲] :

۲۴ : بھائی سید خوندمیر ! تمہاری ذات نے، جو اللہ تعالیٰ کے فیض کو کسی دوسرے کے واسطہ کے بغیر حاصل کرنے کی کامل طور پر قابل ہے، چاہا کہ خود بخود روشن ہو چلے ۔ لیکن مہدی کے واسطہ سے اب روشنی پر روشنی جیسی کیفیت والی بن چکی ہے یعنے تم نورٌ علیٰ نورٍ ہو گئے ہو۔

اسی موقع پر حضرت مہدی علیہ السلام نے دیگر آیاتِ شریفہ کے ساتھ آیت یھدی اللّٰہ لنورہٖ من یشآء الخ کی تلاوت کے بعد "مَن" سے مراد یوں بیان فرمائی :

۲۵ ۔ اس میں "مَن" سے مراد برادرم سید خوندمیرؓ کی ذات[۲] ہے ۔

پٹن میں قیام کے دوران ہی بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عصر و مغرب کے درمیان بیانِ قرآن کے وقت، انڈے کے برابر نور کا ایک قطعہ آسمان سے اُتر کر اپنے لباس میں گھس جانے اور غائب ہو جانے کا معاملہ جب حضرت مہدی علیہ السّلام سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا :

۲۶ ۔ "یہ خلافت کی خلعت ہے جو رب العزت کی طرف سے تم نے پائی[۴] ہے ۔"

فصل (۲)

مقام بڑلی میں بشارتیں

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام سے بے انتہا محبت اور عشق ہو جانے کے باوجود آپ پیراں پٹن سے حضرت اماناؑ کے ساتھ اس لئے جا نہ سکے کہ ملک مبارز الملک

[۱،۲] شواہد[۱۵] [۳] مَن کے معنی "جو" یا "جس کو" ہوتے ہیں ۔

[۴] خاتم گ چ[۱] ، تذکرہ الصالحین ب[۱] ، مطلع الولایت ، اخبار ب ت[۳] ۔

نے میاں سید خوندمیر کو بالاخانے پر نظر بند کر دیا تھا۔ مبارز الملک کو یہ خوف تھا کہ میاں سید خوندمیرؓ، حضرت مہدی علیہ السلام کے مہاجرین اور فقرا میں شامل ہو کر انھیں کے ساتھ رہنے لگ جائیں گے اور یہ بات انھیں گوارا نہ تھی۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیراں پٹن سے ہجرت فرما کر جماعتِ کثیر کے ساتھ بڑلی میں رونق افروز ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے "دعوتِ مہدیت" ظاہر کرنے کا حکم قطعی ہوا۔ پیر کے روز ضحیٰ (صبح تقریباً ۱۰ بجے)[1] کے وقت جب آپ گھرنی کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے حضرت صدیق ولایتؓ جو مبارز الملک کی نظر بندی سے کسی طرح باہر ہو کر بڑلی کے لئے روانہ ہو گئے تھے ایک صحابی کو نظر آئے جنھوں نے عرض کیا کہ "میراں جی! میاں سید خوندمیر آرہے ہیں"۔ تو حضرت مہدی علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ قریب آنے پر چند قدم آگے بڑھ کر آپؑ کو گلے لگا کر ارشاد فرمایا:

۲۷۔ "بھائی سید خوندمیر! آؤ، تمہارا آنا بہت اچھا ہوا[2]"

پھر ارشاد فرمایا[4]:

۲۸۔ "اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا مقصود خود ہی پورا فرماتا ہے[3]"۔

پھر ارشاد فرمایا[4]:

۲۹۔ تمہاری ذات سلطاناً نصیراً (مدد دینے والی صاحب غلبہ) کے مصداق، ولایتِ مصطفےٰ کی ناصر (مدد دینے والی) ہے۔ محمد مصطفےٰ صلعم نے اپنی ولایت کی نصرت (مدد) کے لئے ناصر (مدد دینے والی ذات) کے لئے دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً۔ (۱۷ بنی اسرائیل ع ۹) یعنے "اپنی طرف سے میرے واسطے مدد دینے والا ایک صاحبِ غلبہ عطا فرمائیے"۔ (جو کہا تھا) اس سے مراد تمہاری ذات ہے[4]"۔

اس بشارت کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا: "حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ ثم ان علینا بیانہ[5] تیرے حق میں ہے۔

---

[1] بعض کے نزدیک بوقت بعد نماز ظہر۔

[2]، [3]، [4] خاتم سلیمانی گ ۶ چ ۱، شواہد الولایت ب ۱۷، اخبار الاسرار ب ۳ ت ۳۔ [5] پ ۲۹ ع ۱۷

"ہم نے تجھے ولایتِ خاصِ محمدیؐ کا وارث بنایا ہے۔"

"ہم نے تجھے اس کا تابعِ تام کیا ہے۔"

"ہم نے تجھے اولین و آخرین کا علم دیا ہے۔"

"ہم نے تجھے قرآن کے معانی (مرادول) کا بیان کرنے والا بنایا ہے۔"

"ہم نے تجھے ایمان کے خزانوں کی کنجی دے دی ہے۔"

"ہم نے تجھے دینِ محمدیؐ کا ناصر کیا ہے۔"

"ہم تیرے ناصر ہیں۔"

"تو مہدیت کا دعویٰ کر۔"[1]

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا:

"بندہ کو صحت ہے مرض نہیں ہے۔ عقل ہے جنون نہیں ہے۔ استغنا ہے محتاجی نہیں ہے۔ اور ہوشیاری ہے بے ہوشی نہیں ہے۔ سید محمد ابن سید عبداللہ کی مہدیت کا انکار کرنا کفر ہے[2]"۔

پھر دو انگلیوں سے اپنے جسم مبارک کے پوست کو پکڑ کر فرمایا:

"جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے۔"[3]

ان واضح الفاظ کے ساتھ مہدیت کا دعویٰ موکدہ سنتے ہی سب سے پہلے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اور آپ کے بعد جمیع اصحابؓ نے آمنّا وصدّقنا کہا۔ یہ دعویٰ موکدہ ۹۰۵ھ م ۱۴۹۹ء میں کیا گیا، جیسا کہ تفصیل کے ساتھ پچھلے صفحات پر ہم نے ذکر کیا ہے۔

---

[1] معارج الولایت ب۔

[2،3] امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدیت میں انکار کو کفر اور انکار کرنے والے کو کافر بیان کیا جانے کی نوعیت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلعم کے دعویٰ رسالت کے انکار کرنے والے کے حق میں بیان کردہ حکم "دوزخی" جیسی ہے۔ نبی مرسل، خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ کا ایسا حکم سنانا ان کی اپنی ذات اور نفس کے تحت نہیں تھا بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا۔ چنانچہ "دعویٰ موکدہ" کے عنوان کے ضمن، دلائل کے ساتھ یہ بات پچھلے صفحات میں اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے۔ ۱۲ فقیر سید محمد غفرلہ۔

Goto Main List

فصل (۳)

نصرپور[1] کی بشارت

حضرت مہدی علیہ السلام جالور سے روانہ ہوکر، ناگور، جیسلمیر، ٹھٹھہ ہوتے ہوئے نصرپور کا ہا تشریف لائے۔ یہیں سے آپ نے بندگی میاں شاہ نعمت و بندگی میاں شیخ کبیر رضی اللہ عنہما وغیرہ کے علاوہ حضرت شاہ خوندمیرؓ سے بھی فرمایا کہ "بھائی سید خوندمیر! تم بھی جاؤ"۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا "بندہ کو گجرات جانے کی کچھ حاجت نہیں، مجھے ماں، باپ یا بیوی بچے نہیں ہیں"۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے جانے میں خدائے تعالیٰ کا کچھ مقصود ہے، جاؤ"۔

کسی نے عرض کیا "میراں جی! میاں سید خوندمیر کو نہ بھیجئے، گجرات میں ان کے رشتہ دار، امراء اور وزراء ہیں وہ انھیں روک لیں گے"۔

آپ نے ارشاد فرمایا[2]:

(۳۰) بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرنے اور (اس کو) روشن کرنے خود لائے گا۔[3]

(بندہ بھیجتا ہے، خدائے تعالیٰ اپنے دین کو زیادہ کرنے لائے گا"۔ انصاف نامہ باب)

چنانچہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ، اُس جماعت کے ساتھ ۹۰۸ھ کے اواخر، گجرات تشریف لے گئے اور پٹن میں باڑی والوں کے باغ میں قیام فرمایا، جیسا کہ تفصیلی بیان گزرا۔

---

[1] اسی مقام پر حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت صدیق ولایتؓ وغیرہ اصحاب کو ایک جماعت کے ساتھ گجرات بھیجا تھا۔ کاہہ ویران ہوگیا، نصرپور میں اس وقت دوسو گھر کی آبادی ہے، تانڈوا سے دوسرا ریلوے اسٹیشن کھیانہ واقع ہے۔ کھیانہ سے نصرپور دو کوس ہوتا ہے۔ کھیانہ سے چوتھا اسٹیشن حیدرآباد سندھ ہے۔ کھیانہ حیدرآباد سے اس طرف ہے، قریب میں اسٹیشن "میرپور" خاص ہے۔ (از حدود دائرہ قلمی) فقیر سید محمد عفی اللہ

[2] دفتر اول ک ۲ ب ۵۔ خاتم گ ۶ چ ۱۔ شواہد باب ۱۵۔